



لاہور
ماہنامہ
دختران اسلام
جون 2018ء

اللہ عزت کا ادب کمالِ توحید ہے

صحبت و انوار
کے حقوق

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

اعتکاف کے فضائل اور خواتین کے مسائل

عید الفطر
روزوں کی بخیر و خوبی تکمیل کی تقریب مسرت

مجھے فخر ہے کہ میں شہیدہ تنزیلہ امجد کی بیٹی ہوں بسمہ امجد

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام

”عرفان الہدایہ“ سکا لرز ٹریننگ کیمپ 2018ء

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام ”عرفان الہدایہ“ سکارلز ٹریننگ کیمپ 2018ء



خواتین میں بیداری شعور آگے کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام

جلد: 25 شماره: 6 رمضان 1439ھ / جون 2018ء

زیر سرپرستی

بیگم رفعت حسین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

فہرست

4	(بجٹ، مہنگائی اور غریب عوام کی حالت زار)	اداریہ
5	مرتبہ: نازیہ عبدالستار	قرآن و حدیث
9	فریدہ سجاد	تعمیر و ترمیم
14	ام حبیبہ رضا	اعتکاف کے فضائل اور خواتین کے مسائل
17	ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ	مسنون اعتکاف اور اس کی شرعی حیثیت
20	مرتبہ: ماریہ عروج	عید الفطر روزوں کی تکمیل پر تقریب مسرت
24	کلیثوم طفیل	آثارِ قلم (حسن عمل عبادت ہے)
27	انٹرویو پینٹیل	حضور نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ کھانے
29	مرتبہ: ادیبہ شہزادی	ادب و تہذیب
31		گلدستہ
32		روحانی وظائف
		عرفان الہدایہ کمپ رپورٹ

ایڈیٹر
ام حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نور اللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ اقبال، ڈاکٹر سعیدہ نصر اللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعیدہ
افتان باہر، مسز رافت علی

رائٹرز فورم

مسز راضیہ نوید، آسیہ سیف
ہانیہ ملک، ہادیہ ثاقب، سمیعہ اسلام
مومنہ ملک، جویریہ سحرش

کمپیوٹر آپریٹر: نجما شفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام — فونوگرافی: تاضی محمود الاسلام

ڈیزائننگ: آن لائن ڈیزائننگ سروسز، لاہور

پرنٹنگ: آن لائن ڈیزائننگ سروسز، لاہور

قیمت فی شمارہ
35/- روپے
سالانہ خریداری
350/- روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 042-5168184 فیکس نمبر: 042-5169111-3

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail: sisters@minhaj.org

جون 2018ء

﴿فرمان الہی﴾

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا
الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا
إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا. جَنَّتِ عَدْنُ
الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ
وَغْدُهُ مَأْتِيًا. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ط
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا. (المريم،
۱۹: ۵۹ تا ۶۲)

”پھر ان کے بعد وہ ناخلف جانشین ہوئے
جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور خواہشات (نفسانی)
کے پیرو ہو گئے تو عنقریب وہ آخرت کے عذاب (دوزخ
کی وادی غی) سے دوچار ہوں گے۔ سوائے اس شخص
کے جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کرتا
رہا تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی
ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ایسے سدا بہار باغات میں (رہیں
گے) جن کا (خدائے) رحمن نے اپنے بندوں سے غیب
میں وعدہ کیا ہے، بے شک اس کا وعدہ پہنچنے ہی والا
ہے۔ وہ اس میں کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے مگر (ہر
طرف سے) سلام (سنائی دے گا)، ان کے لیے ان کا
رزق اس میں صبح و شام (میسر) ہوگا۔“

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ص عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: مُعَقَّبَاتٌ لَا يَحِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ذُبُرٌ
كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ
وَأَرْبَعُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً. رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوحٍ
ابْنِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوْصَى نُوحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَا
بُنَيَّ! إِنَّ يَأْتِيكَ بِالنِّسَاءِ وَأَنْهَاكَ عَنِ النَّسِيِّ. أَوْصِيكَ
بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّهَا لَوُ وُضِعَتْ فِي كَفِّهِ وَوُضِعَتْ
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فِي كَفِّهِ لَرَحِحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ
حَلَقَةً لَقَصَمْتَهُنَّ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللَّهِ فَذَكَرَهُ بِتَمَامِهِ.

”حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ
حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے
جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے
والا ناکام نہیں ہوتا (جو کہ یہ ہیں) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان
اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ
اکبر پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت
نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی ہوئی وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام
نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: اے
میرے پیارے بیٹے! میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو
کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کے ذکر
کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ کلمہ اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا
جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو
یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول
دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی
طرف چلا جائے گا۔“ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔“

(ماخوذ منہاج السوی من الحدیث النبوی، ص ۴۱۹-۴۲۱)



تعبیر

قائد اعظم

ہمارے دشمنوں کو امید تھی کہ پاکستان اپنی ولادت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ ان کی امیدوں کے برعکس پاکستان ان مسائل کے بھوم سے مردانہ وار کامیاب و کامران نکلا اور اس شان سے کہ پہلے سے بھی زیادہ مستحکم اور مضبوط ہے۔ پاکستان قائم رہنے کے لیے بنا ہے یہ ہمیشہ قائم رہے گا اور وہ اپنا عظیم کردار ادا کرتا رہے گا۔

(نشری بیان، ڈھاکہ، 21 مارچ 1948ء)



خواب

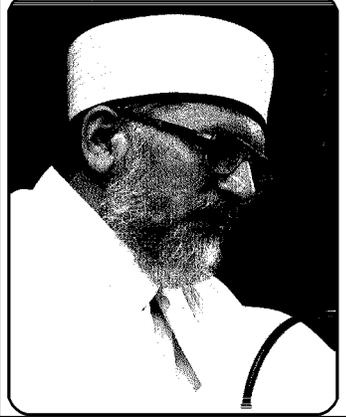
علامہ اقبال

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

(کلیات اقبال، بال جبریل، ص: ۶۸۴)

تکمیل

شیخ الاسلام مدظلہ



پانچ چیزیں اپنے اندر پیدا کر لیں۔ علم، ادب، تقویٰ، عبادت اور اخلاق بالخصوص اللہ اور رسول ﷺ کی محبت سے اپنے من کی دنیا کو منور کریں۔ میں جہاں بھی ہوتا ہوں کعبۃ اللہ کے سامنے یا آقا ﷺ کے در اقدس میں اللہ گواہ ہے آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اللہ پاک آپ پر ہمیشہ اپنا فضل و کرم کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے چونکہ آپ میری روحانی اولاد ہیں اور آپ کی عزت و عظمت کی حفاظت بھی میرے ذمے ہے۔ تمام بیٹیاں انٹرنیٹ Living Room میں استعمال کریں یہ بہت معلومات فراہم کرتا ہے اس کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں مگر اکیلے اپنے کمروں میں نہیں اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آپ پر اعتماد نہیں مگر بات صرف تربیت کی ہے۔ آپ کی عمر ایسی ہے کہ اس میں تربیت کی اشد ضرورت ہے آپ تمام بیٹیاں راضی رہیں اپنے اندر ولایت کے آثار پیدا کریں۔ میں آپ کی زندگیوں میں عبادت کا نور دیکھنا چاہتا ہوں۔

(خطاب بعنوان: علم نافع اور عمل صالح قرب الہی کا باعث ہے

ماہنامہ دختران اسلام مئی 2013ء)

بجٹ، مہنگائی اور عسریب عوام کی حالت زار

ن لیگ کی حکومت اپنی آئینی مدت کے 5 سال مکمل کر چکی، ن لیگ نے 5 سال قبل جب اقتدار سنبھالا تو قوم سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ سوسائٹی کے پسماندہ طبقات کی بہبود کیلئے زیادہ سے زیادہ قومی وسائل استعمال کیے جائیں گے، غربت اور مہنگائی کو کنٹرول کیا جائیگا، بالخصوص خواتین کی فلاح و بہبود کیلئے خصوصی منصوبے دیئے جائیں گے، اس کے علاوہ تعلیم، صحت اور روزگار کی فراہمی کو اہمیت دینے کا اعلان کیا گیا تھا مگر افسوس 5 سال گزر جانے کے بعد ن لیگ کے ذمہ داران اپنے جلسے، جلوسوں میں بڑی بڑی سرکس، پلیس اور موٹرویز کی تعمیر کا ذکر کرتے ہیں اور ان پر اترا تے ہیں لیکن وہ عام آدمی کی فلاح و بہبود کیلئے بروئے کار لائی گئی پالیسیاں اور ان کے ثمرات و نتائج کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتے، اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ شاندار انفراسٹرکچر ملکوں اور قوموں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن جس ملک کے عوام تعلیم، صحت، انصاف، تحفظ اور روزگار جیسی بنیادی ضروریات اور سہولیات سے محروم ہوں وہاں موٹرویز، میٹرو بسیں اور اورنج ٹرینوں جیسے فینسی منصوبے قابل ستائش قرار نہیں پاسکتے، ن لیگ نے پانچ کی بجائے 6 بجٹ پیش کیے، ہزاروں ارب روپے کے قومی وسائل عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے صرف کیے لیکن اگر ہم تعلیم کے شعبے کو دیکھتے ہیں تو 2013ء میں پاکستان کی قومی سطح پر شرح خواندگی 58 فیصد نظر آتی ہے تو آج 5 سال کے بعد بھی سرکاری اعداد و شمار اور اقتصادی میزانیے بتا رہے ہیں کہ شرح خواندگی 58 فیصد ہی ہے، اسی طرح مہنگائی کی شرح بھی کم ہونے کی بجائے بڑھی، 70 سال میں لیے گئے غیر ملکی قرضے ایک طرف اور ن لیگ کے دور حکومت میں لیے گئے قرضے ایک طرف ہیں۔ رخصت ہونے والے حکمرانوں نے انتخاباتی مہم کے دوران اعلان کیا تھا کہ وہ ایشیائے خورڈوش کی قیمتیں اپنے پہلے دور یعنی 1997ء کی سطح پر لائیں گے لیکن ن لیگ کے دور حکومت میں ایشیائے خورڈوش کی قیمتوں میں 100 فیصد اضافہ ہوا، مہنگائی کا سب سے زیادہ شکار گھریلو خواتین ہوتی ہیں، جنہوں نے گھر کا بجٹ تشکیل دینا ہوتا ہے، جب مہنگائی ہوتی ہے تو اس کے منفی اثرات ملکی امن و امان کے ساتھ ساتھ گھر کے امن و امان پر بھی پڑتے ہیں، گھریلو ناچاتیوں کی سب سے بڑی وجہ کم آمدنی اور غربت ہے، جب چند ہزار روپے کمانے والے ایک خاندان کو یکا یک آنا، چینی، دالیں، بجلی، گیس، 10 یا 20 فیصد مہنگی ملیں تو اس گھر کا نظم و ضبط اور امن و سکون برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ ن لیگ نے اپنے پانچ سالہ دور حکومت میں جہاں بہت سارے ظلم کیے وہاں ایک ظلم مہنگائی کو کنٹرول نہ کرنا بھی تھا، 2013ء میں روزمرہ کی اشیاء جن میں دودھ، چاول، دالیں، سبزیاں، گھی، چکن، گوشت شامل ہے میں 50 سے 60 فیصد اضافہ ہوا، 2013ء میں خاص دودھ 65 روپے سے 70 روپے کلو دستیاب تھا جو آج 100 روپے سے 110 روپے کلو میں دستیاب ہے، 2013ء میں چکن 160 روپے سے نیچے تھا جو آج پونے تین سو روپے کلو تک رہا ہے، اسی طرح دالوں، سبزیوں کی قیمتوں میں بھی ہوشربا اضافہ ہو چکا ہے، ن لیگ نے گندم کے گھر پنجاب میں روٹی 2 روپے میں بیچنے کا اعلان کیا تھا اور مسلسل دس سال حکومت کرنے کے بعد آج روٹی 6 سے 8 روپے اور نان 10 سے 15 روپے میں بک رہا ہے۔ بہرحال گزرے ہوئے پانچ سال پاکستان کی تاریخ کے سیاہ ترین سال ہیں، ان سالوں میں خواتین کی بہبود کے نام پر دھوکہ دہی کی گئی، آج مردوں کی نسبت خواتین زیادہ ناخواندہ ہیں، پڑھی لکھی ہونے کے باوجود زیادہ بیروزگار ہیں، زیادہ غیر محفوظ ہیں، سٹریٹ کرائم کا سب سے زیادہ شکار ہیں، ن لیگ کے دور حکومت میں خواتین اراکین اسمبلی کا بھی استحصال کیا گیا، انہیں مردوں کی نسبت کم ترممبر آف اسمبلی کا سٹیٹس دیا گیا۔ خواتین کو بنیادی تعلیم فراہم کرنے کا کوئی ایک بھی قابل عمل تعلیمی منصوبہ پیش کرنے میں حکمران ناکام رہے بالخصوص پسماندہ اضلاع میں جن میں جنوبی پنجاب سرفہرست ہے یہاں خواتین کو بری طرح نظر انداز کیا گیا، چار کروڑ کے لگ بھگ آبادی والے اس خطے میں آج بھی بچپوں کیلئے سرکاری سکولوں کی تعداد 8 ہزار سے کم ہے اور ان سرکاری سکولوں میں صرف اڑھائی لاکھ بچیاں پڑھتی ہیں اگر نجی شعبے کے سکولوں کے کردار کو مانس کر دیا جائے تو سرکاری شعبہ تعلیم کا وجود آٹے میں نمک کے برابر بھی نظر نہیں آئے گا۔ ن لیگ کے 2013ء سے مئی 2018ء تک قائم رہنے والے عرصہ اقتدار کو بہت سارے افسوسناک واقعات کے تناظر میں یاد کیا جائیگا ان میں ایک سانحہ ماڈل ٹاؤن ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن ن لیگ کے دور حکومت میں وقوع پذیر ہونے والا ایک ایسا سانحہ ہے جو رہتی دنیا تک شریف برادران کے ماتھے پر کلنگ کی طرح چپکا رہے گا، ن لیگ کے دور حکومت میں ماڈل ٹاؤن میں قوم کی دو بیٹیوں تنزیلہ امجد اور شازیہ مرضی کو شہید کیا گیا، ہمارا ایمان ہے کہ قوم کی ان بیٹیوں کے قاتل اس دنیا میں بھی عبرتناک انجام سے دو چار ہو گئے اور آخرت میں بھی رسوا ہو گئے۔ (ایڈیٹر)

اللہ رب العزت کا ادب کمال توحید کے

صحبت اخوت
کے حقوق

دین کے حقوق کا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے آداب نہ ہوں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

یہ خطاب صحبت کے حقوق اور آداب سے متعلق ہے۔ دین سارا ادب ہے۔ اخوت و صحبت بھی احکام دین میں سے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا. ”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ۔“ (التحریم، ۶:۶۶)

ارشاد فرمایا اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچاؤ۔ آئمہ تفسیر نے اس سلسلے میں بیان کیا ہے ان کو ادب سکھاؤ دین کا۔ (ابن کثیر التفسیر القرآن العظیم، ج ۴، ص ۳۹۲)

ان کو دوزخ سے بچنے کا ادب سکھاؤ جب وہ دین کا ادب سیکھیں گے تو احکام دین کو کما حقہ بجا لائیں گے تو اللہ

اور رسول ﷺ کے آداب کو بجالائیں گے پھر اہل بیت اطہار اولیاء و صالحین، اہل و عیال، اپنے دوستوں اور ہم مجلسوں کے حقوق بھی بجالائیں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ادب نبی ما حسن تادیبی.

(مجلونی، کشف الحقائق، ج ۱، ص ۷۲، رقم ۱۶۴)

اللہ نے مجھے ادب سکھایا اور میرے ادب کو سب سے زیادہ حسین کیا۔

یہی وجہ ہے کہ ہر شعبہ زندگی کے بارے میں

آداب ہیں۔ جانور کو ذبح کرنا ہے تو اس کے بھی آداب ہیں

کہ اس کو کند چھری سے ذبح نہ کریں۔ پیاسا ذبح نہ کریں، ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کریں۔

اللہ رب العزت کا ادب کمال توحید ہے۔ اس کے حقوق توحید کو بجالانا ہے۔ حضور علیہ السلام کا ادب کمالیت آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم ہے اور آپ ﷺ کی سنت کی پیروی ہے۔ مخلوق خدا کا ادب حسن اخلاق ہے۔ جب مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو سلام میں پہل کرے۔ جب وہ مجلس میں آئے اس کے لیے جگہ پیدا کرے۔ آنے والے کے لیے ادب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو تکلیف نہ دے کہ کندھے پھلانگ کر آگے بیٹھنے کی کوشش کرے۔ تیسرا ادب یہ ہے کہ اس کو اچھے ناموں سے بلائیں جس کو وہ پسند کرے اور خوشی محسوس کرے۔

الغرض دین کا کوئی عمل ایسا نہیں جس کے آداب نہ ہوں پس جب کسی کے ساتھ اخوت و صحبت کا کام کیا جائے تو اللہ کے لیے ہو۔ صحبت و سنگت متفقین اور پرہیزگاروں کی ہو اس فتنہ کے دور میں کوئی تنہا شخص اپنے دین و ایمان کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ ہر شخص کو نیک صحبت کی ضرورت ہے تاکہ اس کے دین کی حفاظت ہو۔

پس تحریک منہاج القرآن یا کسی بھی دینی جماعت کی وابستگی اختیار کرنی چاہئے تاکہ اس سے دین اور ایمان کی نشوونما کا سامان بھی ملے اور ایمان کی حفاظت کا اہتمام بھی

ہو۔ تنہا رہنے میں نقصان ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص تنہا ہو تو شیطان اس کے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر دو شخص مل کر بیٹھیں گے تو شیطان کے لیے درغلانا قدر مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر تین ہوں گے تو شیطان کے لیے بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

سنگت و صحبت کی صورتیں:

سنگت و صحبت کی کئی صورتیں ہیں۔ جس میں کتب کیسٹ، اعجاز اور گوشہ درود اور درس قرآن میں شریک ہونا اس سے ایمان کی تجدید ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

الْأَخْلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ. (الزخرف، ۴۳: ۶۷)

”سارے دوست و احباب اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے (انہی کی دوستی اور ولایت کام آئے گی)۔“

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں:

لوگو! اللہ کی صحبت اختیار کیا کرو۔

فاصحب مع من يصحب مع الله.

(سہروردی، عوارف المعارف، ج ۱، ص ۲۲۹)

پھر اس کی صحبت اختیار کرو جو اللہ کی صحبت میں رہتا ہے تو ان کی صحبت تمہیں اللہ کی صحبت تک پہنچا دے گی یہی حکم قرآن مجید میں ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ. (الكهف، ۱۸: ۲۸)

”(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متنی اور اس کا مکھڑا تنکے کے آرزو مند ہیں)۔“

حضرت ابو جعفر الہدائی روایت کرتے ہیں:

جو اللہ کے دوستوں سے انس اور محبت کرتا ہے درحقیقت اللہ سے محبت کرتا ہے۔

(سہروردی، عوارف المعارف، ج ۱، ص ۲۳۰)

اب یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔ اس زمانے میں اہل اللہ نہ ملیں تو کیا کریں ان کے لیے ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بن جائیں۔ اپنی رفاقت و دوستی کو اللہ کی محبت کی نذر کریں۔ حضرت اسماء بنت یزیدؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ تم میں سے بہترین لوگ کون ہیں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔

فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جب انہیں دیکھو تو اللہ یاد آئے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد ج ۲، ص ۱۳۷۹، رقم ۴۱۱۹)

اس کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی یہ ہے کہ آثار باطن ان کے ظاہر سے نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ تمہیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اگر ایسے لوگ نہ ملیں تو ایسے لوگوں سے قلبی تعلق رکھو۔ جہاں بھی تعلق ہو دوستی بنا لیا کرو اور اس دوستی کی بنیاد اللہ کی صحبت کو رکھ لو۔ کہو ہم جب مل بیٹھے گے تو اللہ کی بات کریں گے جس میں غیبت، گپ شپ، چغلی دوسری کی تحقیر اور مذاق نہ ہو۔ ایک دو دوست ہر جگہ بنانے چاہئیں اس طرح دوستی کا نیٹ ورک بن جائے گا۔ ہر طرف خیر کا دور دورہ ہو جائے گا۔

آقا ﷺ نے فرمایا اچھے لوگوں کی مجلسوں کو اختیار کرو کہ جن کو دیکھو تو اللہ یاد آئے۔ ان کی بات سنو تمہارے علم میں دین کی حکمت پیدا ہو جائے ان کے اعمال کو دیکھو تو آخرت یاد آجائے۔

(المسند، ج ۴، ص ۳۲۶، رقم ۲۴۳۷)

ہوں وہ پوچھتا ہے کیا اس کے ساتھ رشتہ داری ہے؟ بتاتا نہیں۔ اس کے ساتھ کوئی کام ہے؟ بتاتا ہے نہیں۔ کوئی لین دین ہے۔ بتاتا ہے نہیں۔ کوئی کاروبار ہے؟ بتاتا نہیں۔ تو جب کوئی سبب نہیں تو وہ کہتا ہے کس وجہ سے جارہے ہو وہ کہتا ہے۔

میں صرف اس لیے ملنے جا رہا ہوں۔ میں اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہے تو پھر فرشتہ بول پڑتا ہے: میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ ج ۴، ص ۱۹۸۸، رقم: ۲۵۶۷)

(احمد بن حنبل المسند، ج ۲، ص ۲۹۲)

اللہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جس طرح تو اس شخص سے محبت کرتا ہے۔

چوتھا ادب: مصافحہ کرنا:

آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی دو بھائی آپس میں مل کر مصافحہ کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہر مصافحہ پر ان دونوں کے گناہ جھاڑ دیتا ہے۔ ہر مصافحہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، ج ۸، ص ۱۷۸، رقم ۱۱۰)

پانچواں ادب: گلے ملنا:

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ یہ آقا ﷺ کا طریق تھا کہ نہ صرف مصافحہ بلکہ معافقہ بھی فرماتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب، ج ۴، ص ۳۵۳، رقم ۵۲۱۳)

چھٹا ادب: مسکرا کر ملنا:

چہرے پر ایک تبسم لانا صدقہ و خیرات اور عبادت ہے۔ حضرت جریر روایت کرتے ہیں۔ میں جب سے ایمان لایا ہوں آج تک ایک ملاقات آقا ﷺ سے ایسی نہیں کی جب بھی آپ کے سامنے آیا حضور ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرا پڑے۔ یحییٰ بن کثیر روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی وہ کثرت کے ساتھ مسکراتے رہتے تھے ہر وقت ان کے چہرے پہ مسکراہٹ رہتی

امام احمد بن حنبل نے مسند میں روایت کیا ہے:

ان احباء و اولیاء الذین یذکرون یذکری

واذکر بذکرہم. (المسند، ج ۳، ص ۴۳۰)

بے شک میرے دوست اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ اگر میرا ذکر ہو تو ان کی یاد آجاتی ہے جب کبھی میرا ذکر ہو تو میرا ذکر ان تک جا پہنچتا ہے یعنی میرا ذکر اور ان کا ذکر باہم لازم و ملزوم ہے۔

جب اللہ کے لے سنگت اور صحبت ہو جاتی ہے تو پھر وہ سنگت کام آتی ہیں اور اس دنیا میں مجلس کو گناہوں سے بچالیتی ہیں۔

سنگت و صحبت کے آداب:

پہلا آداب: اظہارِ محبت:

حضرت مقدان بن مادی کرب روایت کرتے ہیں کہ آقا ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کو بتادے کہ میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب، ج ۹، ص ۳۳۲، رقم ۵۱۲۳)

یہ پہلی بات حقوق و آداب میں سے ہے کہ اگر اپنے دوست سے محبت کرے تو اسے بتادے۔

دوسرا ادب: شوقِ ملاقات:

اللہ کے لیے بناتے ہوئے دوست کی زیارت کرنے کا اتنا اجر ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے اللہ کے لیے بنائے ہوئے بھائی سے ملنے جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے راستے میں ایک فرشتہ متعین فرماتا ہے اور وہ فرشتہ پوچھتا ہے کہ این تریدم کہاں جا رہے ہو تو وہ جواب دیتا ہے۔

اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے جا رہا

اہل اللہ کی صحبت:

اچھی صحبت کے لیے حضرت ابراہیم بن ادھم کا طریقہ یہ تھا کہ جب بھی مجلس یا صحبت کسی کے ساتھ ہوتی تو شرائط قائم کرتے کہ خدمت میں کروں گا۔ اذان میں دوں گا اور جو کچھ ملے گا اللہ کی طرف سے وہ برابر شریک کیا جائے گا اور ہر ایک مجلس اختیار کرتے وقت یہ تین شرائط لیتے۔

ابراہیم بن ادھم کا ایک عمل تھا وہ بانگوں کی رکھوالی کیا کرتے تھے اور کٹائی کرتے تھے اور وہ محنت مزدوری کر کے جو پیسے لاتے وہ اپنے اخوت اور محبت کرنے والے لوگوں پر خرچ کر دیتے تو ان کے ڈیرے پر زیادہ لوگ جمع ہوتے تھے۔ رات قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے۔ وہ بانگوں کی کٹائی کرتے۔ مزدوری کر کے لاتے اور اپنے دوستوں کو کھانا پکا کے کھلاتے۔ انہیں اس شرط پر ٹھہراتے تھے کہ میں خدمت کروں گا تم قبول کرو گے۔ سلطان بن ابراہیم بن ادھم کو ایک رات دیر ہو گئی اس لیے کہ کٹائی تھوڑی ہوئی ہے جو مہمان ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے انتظار نہ کیا اور سو گئے۔ جب ابراہیم بن ادھم تشریف لائیں تو انہوں نے افسوس کیا سمجھا کہ ان کے پاس کھانا نہیں ہوگا اور کھائے بغیر سو گئے۔ آپ نے آگ جلائی، آٹا گوندھا، روٹیاں پکائیں، اتنے میں مہمان اٹھے انہوں نے پوچھا کہ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آج دیر سے آنے کی وجہ سے آپ کھانا کھائے بغیر سو گئے۔ ان کو شرم آئی ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ دیکھو ہمارا عمل کیا تھا اور ابراہیم کا عمل کیا ہے؟ اللہ والے اپنی صحبت مجلس اور تعلق میں آجانے والوں کے حقوق اس طرح ادا کرتے ہیں کہ ان کی خدمت کو عبادت سمجھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

چہرے پر تبسم رہتا ہر صحابی جس سے ملتے اس سے مسکراتے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ ہر وقت مسکراتا ہے تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ وہ جنت میں مسکراتا ہی جائے گا۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا کتاب الاخوان ج ۸، ص ۱۲۸، رقم: ۱۳۵)

ساتواں ادب: تعظیماً بوسہ دینا:

اپنے دوستوں کے ماتھے اور ہاتھ کو چومنا حقوق صحبت میں سے ہے۔ حضرت عطا خراسانی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب آقا ﷺ سے ملتے ہر ملاقات پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ چومتے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا کتاب الاخوان، ج ۸، ص ۱۸۰، رقم ۱۵۱)

عربوں کا آج تک یہ طریقہ ہے جب ملتے ہیں بزرگ چھوٹے کا ہاتھ چومتا ہے چھوٹا بڑے کے ہاتھ چومتا ہے پورے عالم عرب آج تک حضور ﷺ کی سنت اور صحابہ کی سنت سمجھ کر ہاتھ چومتے ہیں۔

آٹھواں ادب: سخاوت:

اخوت و صحبت کے آداب و حقوق میں سے سخاوت ہے۔ دوستوں پر خرچ کرنا آپس میں تعلق بنائیں تو کوشش ہونی چاہئے دین میں اپنے سے اونچا ڈھونڈیں تاکہ اس کے دین سے نفع لے سکیں۔

نواں ادب: دوسرے کو جگہ دینا:

دوستوں میں جن کو دین سے زیادہ دیکھیں تو ان کے لیے جگہ چھوڑ دیں۔ یہ نہ سمجھے کہ ہم پہلے آ کے بیٹھے تھے اور آنے والا یہ توقع نہ کرے کہ میرے لیے پہلے جگہ چھوڑے مگر بیٹھنے والا دیکھے کہ اگر کوئی دین میں اعلیٰ و ارفع مقام کا آیا ہے تو خود جگہ چھوڑ کر اس کو بٹھا دینا یہ دونوں کے حقوق ہیں۔

اعتکاف کے فضائل اور خواتین کے مسائل

اصلاح احوال، تربیتِ نفس اور توبہ و استغفار کا ماحول میسر
آنا اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے

مسز فریدہ سجاد

کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا، آپ ﷺ کی نمازوں میں اضافہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس کا خوف طاری رکھتے۔“

ماہِ رمضان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ صدقات و خیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے اور آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی سوا لی آپ ﷺ کے در سے خالی نہ لوٹتا۔ یوں اس ماہ میں آپ ﷺ کی سخاوت اور صدقات و خیرات میں کثرت سال کے باقی گیارہ مہینوں کی نسبت اس قدر بڑھ جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے۔

آپ ﷺ اپنے روزے کا آغاز سحری کھانے اور اختتام جلد افطاری سے کیا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے سحری کھانے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَهً. (مسلم، الصحيح، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تأکید استحبابہ.....، ۲: ۷۷۰، رقم: ۱۰۹۵)

”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“

رمضان المبارک کے صیام و قیام کا بنیادی مقصد ایمان کی مضبوطی اور محاسبہٴ نفس ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں قیام کرنے کی فضیلت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

عربی زبان میں رمضان کا مادہ رَمَضٌ ہے، جس کا معنی سخت گرمی اور تپش ہے۔ رمضان میں چونکہ روزہ دار بھوک و پیاس کی حدت اور شدت محسوس کرتا ہے اس لیے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔ ماہِ رمضان کے روزوں کو جو امتیازی شرف اور فضیلت حاصل ہے اس کا اندازہ حضور نبی اکرم ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارک سے لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فَتُحْتَأَبُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. (بخاری، الصحيح، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس و جنوده، ۳: ۱۱۹۳، رقم: ۳۱۰۳)

”جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔“

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ لَغِيْبَرٍ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ، وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَشْفَقَ مِنْهُ. (بيهقي، شعب الايمان، ۳: ۳۱۰، رقم: ۳۶۲۵)

”جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ

بغض و عناد، حسد، جھوٹ، گالی، بد اخلاقی اور برے اعمال سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں مراقبہ بالغیب کی بھی سعادت ملتی ہے۔ گویا اعتکاف کا مقصد دنیا کے امور اور آلائشوں سے علیحدگی، خشوع اور خضوع سے اللہ تعالیٰ کی عبادت، راتوں کا قیام، لیلیۃ القدر کی تلاش اور توبہ و استغفار ہے۔

اعتکاف کی اقسام:

اعتکاف کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

- ۱۔ واجب اعتکاف (نذر و منت کا اعتکاف)
 - ۲۔ مسنون اعتکاف
 - ۳۔ نقلی اعتکاف
- شریعت کی رو سے مسنون اعتکاف کا آغاز بیس رمضان المبارک کی شام اور آکس کے آغاز یعنی غروب آفتاب کے وقت سے ہوتا ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے آتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا، دونوں صورتوں میں سنت ادا ہو جائے گی۔

اعتکاف بیٹھنے کی شرائط درج ذیل ہیں:

- ۱۔ مسلمان ہونا۔
- ۲۔ اعتکاف کی نیت کرنا۔
- ۳۔ حدث اکبر (یعنی جنابت) اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔
- ۴۔ عاقل ہونا۔
- ۵۔ مسجد میں اعتکاف کرنا۔
- ۶۔ اعتکاف واجب (نذر) کے لیے روزہ شرط ہے۔

دورانِ اعتکاف معتکف کو درج ذیل امور سرانجام دینے چاہئیں:

- ۱۔ فرض نمازوں کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام اور ان میں خشوع و خضوع
- ۲۔ قرآن حکیم کی تلاوت کرنا
- ۳۔ درود پاک کا ورد کرنا
- ۴۔ علوم دینیہ کا پڑھنا پڑھانا
- ۵۔ وعظ و نصیحت سننا

”جس نے ایمان و احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا۔ وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح وہ بطنِ مادر سے پیدا ہوتے وقت (گناہوں سے) پاک تھا۔“

(نسائی، السنن، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کنیر والنضر بن شیبان فیہ، ۴: ۱۵۸، رقم: ۲۲۰۸، ۲۲۱۰)

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں آپ ﷺ کا اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَمِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اغْتَكَفَ أَرْوَاهُ مِنْ بَعْدِهِ. (بخاری، الصحيح، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلہا، ۲: ۷۱۳، رقم: ۱۹۲۲)

”حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال ہو گیا پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔“

اعتکاف عربی زبان کا لفظ ہے جس کا لغوی معنی ”خود کو روک لینا، بند کر لینا، کسی کی طرف اس قدر توجہ کرنا کہ چہرہ بھی اُس سے نہ نہنے“ وغیرہ کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح شرع میں اس سے مراد ہے انسان کا علاقہ دنیا سے کٹ کر خاص مدت کے لئے عبادت کی نیت سے مسجد میں اس لئے ٹھہرنا تاکہ خلوت گزریں ہو کر اللہ کے ساتھ اپنے تعلق بندگی کی تجدید کر سکے۔

جب اللہ رب العزت کسی بندے کو گناہوں کی دلدل سے نکال کر اطاعت گزاری سے سرفراز کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے تنہائی سے مانوس کر دیتا ہے کیونکہ خلوت نشینی (اعتکاف) سے نہ صرف دنیوی بلکہ اخروی فلاح بھی حاصل ہوتی ہے اس کے ذریعے دین میں غور و فکر، روح میں طہارت، عبادت میں استقامت، باطنی پاکیزگی، روشن ضمیری، صفائے قلبی اور ذکرِ الہی کی حلاوت نصیب ہوتی ہے۔ نیز ریا کاری، غیبت

۶۔ قیام اللیل کرنا

۷۔ ذکر و اذکار کرنا

درج ذیل کچھ امور ایسے ہیں جن سے اعتکاف

ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ بلا عذر مسجد سے باہر نکلنا

۲۔ حالت اعتکاف میں مباشرت کرنا

۳۔ عورت اعتکاف میں ہو تو حیض و نفاس کا جاری ہو جانا

۴۔ کسی عذر کے باعث اعتکاف گاہ سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا۔

انفرادی و اجتماعی اعتکاف کے فضائل و برکات:

اعتکاف کی حقیقت خلوت نشینی ہے اور یہ اللہ رب

العزت کا اپنے محبوب ﷺ کے تصدق سے امت محمدی ﷺ

پر خصوصی لطف و کرم ہے کہ وصال حق کی وہ منزل جو ائم سابقہ

کو زندگی بھر کی مشقتوں اور مسلسل ریاضتوں کے نتیجے میں بھی

حاصل نہیں ہو سکتی تھی آج وہ امت مسلمہ کو اعتکاف کے ذریعے

با آسانی میسر آ سکتی ہے۔ چنانچہ چند روزہ خلوت نشینی (اعتکاف)

سے انسان اپنے من کے آلائش نفسانی سے جدا ہو کر جو دنیا بساتا

ہے اس کے عوض وہ سالہا سال کی عبادت و ریاضت کا اجر

سمیٹ لیتا ہے۔

اعتکاف کی فضیلت درج ذیل حدیث مبارکہ سے

ثابت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا:

”وہ (یعنی معتکف) گناہوں سے کنارہ کش ہو

جاتا ہے اور اُسے عملاً نیک اعمال کرنیوالے کی مثل پوری پوری

نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔“

(ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب فی ثواب

الاعتکاف، ۲: ۳۷۶، رقم: ۱۷۸۱)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اعتکاف کا مقصد نفس کی

اصلاح، برائیوں سے اجتناب اور خلوت کا حصول ہے مگر یہ بھی

قابل توجہ امر ہے کہ اگر کوئی عمل جب تک کسی مستحکم بنیاد پر قائم

نہ ہو، ثمر آور اور دیر پا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی عمل اپنے

بنیادی مقصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ نہ بنے تو وہ عمل بے معنی

اور بے فائدہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اعتکاف کی وہی صورت بہتر

اور قابل عمل تصور ہوگی جس میں اصلاح ایمان و عمل، تربیت

نفس اور توبہ و استغفار کا مقصد بدرجہ اتم حاصل ہوتا ہے۔

ہماری اجتماعی صورت حال اور دور حاضر کے

تقاضوں کے پیش نظر اعتکاف میں فرد کی تربیت اور اصلاح

معاشرہ سے تعلق رکھنے والی اجتماعی امور مجرد وظائف اور

تسبیحات سے زیادہ اہم اور ضروری ہو چکے ہیں اور جب

معاشرہ کلیتاً برائی اور بے راہ روی کا شکار ہو تو اس صورت میں

احکام بدل جاتے ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ:

ان الله تبارک وتعالی لا یعذب العامة بذنب

الخاصة ولكن إذا عمل المنکر جہارا استحقوا العقوبة

کلہم. (مالک، المؤطا، ۲، ۹۹۱، رقم: ۱۷۹۹)

”بے شک اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کے

سبب عامۃ الناس کو عذاب نہیں دیتا۔ لیکن جب اعلانیہ برائی کی

جانے لگے تو (خاص و عام) سب لوگ بلا امتیاز عذاب کے

مستحق ہو جاتے ہیں۔“

اسی مقصد کے لیے اجتماعی اعتکاف کروایا جاتا ہے

تاکہ کلی بگاڑ کی اصلاح کو ممکن بنایا جاسکے اسی لیے آئمہ فقہ نے

اس کو جائز قرار دیا ہے۔ اجتماعی اعتکاف میں باقاعدہ نظام

الاقوات کے تحت نماز پجگانہ، تہجد، چاشت، اذانین،

وظائف، حمد و نعت خوانی، دروس ہائے قرآن و حدیث، حلقہ

ہائے فقہ و تصوف، تربیتی لیکچرز، حلقہ ہائے فقہ و تصوف، خوف

خدا، فکر آخرت، اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کی شمع دلوں میں

فروزاں کرنا اور جدید ترین علمی و روحانی پیچیدگیوں کا قرآن و

سنت اور عقل سلیم کی روشنی میں تسلی بخش حل بتایا جاتا ہے۔

انفرادی اعتکاف میں ان تمام فوائد کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔

علماء، اولیاء، صوفیاء اور ائمہ دین کی سنگت و زیارت، ان سے

مسلل فیوض و برکات کا حصول، قرآن و سنت اور فقہ (قانون اسلامی) کی بیش بہا معلومات اجتماعی اعتکاف کی منفرد خصوصیات میں سے ہیں۔ اجتماعی اعتکاف میں ذکر و اذکار، درود و سلام، گریہ و زاری، توبہ و استغفار اور عبادت کی زبانی ہی نہیں بلکہ عملی مشق کروائی جاتی ہے۔ اجتماعی اعتکاف میں چند دن کے فیوض و برکات کی رحمت و برکت، تعلیم و تربیت اور ذوق و شوق کے وہ نقوش قلب و ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں جن سے قلب و ذہن کے آئینے ہمیشہ چمکتے دسکتے رہیں گے۔ تنہا اعتکاف میں یہ سب کچھ کہاں میسر ہوتا ہے۔

خواتین کا اعتکاف:

ماہ رمضان میں خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات بھی اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں جیسا کہ حدیث مبارک سے ثابت ہے:

”أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔“

(بخاری، الصحيح، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر والاعتکاف فی المساجد، ۲: ۱۳، رقم: ۱۹۲۲)

خواتین کے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے گھر میں جو جگہ نماز کے لئے مخصوص ہو وہیں اعتکاف بیٹھیں۔ لیکن اگر ان کے لیے کوئی ایسی جگہ جہاں باپردہ اور باحفاظت اعتکاف کے ساتھ تعلیم و تربیت اور تزکیہ و تصفیہ کا اہتمام ہو تو وہاں خواتین کا اجتماعی اعتکاف بیٹھنا جائز ہے۔ بعض بڑی مساجد اور مراکز پر خواتین کے لیے باپردہ اعتکاف کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ شب و روز کے معمولات کے لیے ایک نظام الاوقات

مہیا کیا جاتا ہے اور تعلیم و تربیت اور تزکیہ نفس کا ایسا انتظام و اہتمام کیا جاتا ہے جو انفرادی اعتکاف میں ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں اجتماعی اعتکاف انفرادی کی نسبت زیادہ فائدہ مند اور باعثِ اجر بن جاتا ہے۔

علامہ ابن نجیم حنفی عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

ان اعتکافھا فی مسجد الجماعة جائز۔

”بے شک عورت کا جماعت والی مسجد میں اعتکاف جائز ہے۔“

علامہ کاسانی کی بدائع الصنائع کے حوالے سے آپ مزید لکھتے ہیں:

ان اعتکافھا فی مسجد الجماعة صحیح بلا خلاف بین أصحابنا. (ابن نجیم، البحر الرائق، ۲: ۳۲۴)

”عورت کا مسجد جماعت میں اعتکاف بیٹھنا درست ہے۔ اس میں ہمارے ائمہ احناف کے مابین کوئی اختلاف نہیں۔“

(۱) علامہ ابن عابدین شامی رد المحتار میں عورت کا مسجد میں اعتکاف بیٹھنا مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں ساتھ ہی بدائع الصنائع کے حوالے سے لکھتے ہیں:

صرح فی البدائع بأنه خلاف الأفضل. (ابن عابدین شامی، رد المحتار، ۲: ۴۴۱)

”البدائع و الصنائع میں علامہ کاسانی نے تصریح فرمائی ہے کہ مسجد میں عورت کا اعتکاف بیٹھنا خلافِ افضل ہے۔“

مراد یہ ہے کہ عورت کا مسجد میں اعتکاف اگر چہ جائز ہے لیکن مسجد کی نسبت عورت کا گھر میں اعتکاف بیٹھنا افضل ہے۔

وضاحت:

ہر مسجد میں عورتوں کے اعتکاف کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہوتا جبکہ گھر میں باپردہ الگ تھلک باعزت طور پر ان کے

☆ والدین، بیوی بچوں یا بہن بھائیوں میں سے کسی کو کوئی شدید مرض لاحق ہو جائے یا کوئی حادثہ پیش آجائے اور گھر میں کوئی دوسرا بیمار داری کرنے والا موجود نہ ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

☆ شرعی عذر کو انجکشن، ٹیبلٹ یا دوائی سے روک کر اگر صحت پر برے اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو خواتین اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں اور افطاری کے اوقات میں (یعنی غروب آفتاب سے لے کر اذان فجر سے قبل تک) ٹیبلٹ لے سکتی یا انجکشن لگوا سکتی ہیں۔ لیکن اگر انجکشن لگوانے یا گولیاں کھانے کے باوجود کسی وقت عذر شرعی لاحق ہو جائے۔ چاہے وہ تھوڑی دیر کے لیے ہی ہو تو مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

☆ رمضان المبارک میں معتکف یا معتکفہ (مرد یا عورت) کا کسی عذر کی وجہ سے مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے، مثلاً ضرورت سے زائد اعتکاف گاہ سے باہر رہے یا معتکفہ (عورت) کو حیض آجائے یا نفاس (سچے کی پیدائش) ہو جائے یا کوئی اور بیماری یا تکلیف لاحق ہو جائے تو جتنے دن کا اعتکاف رہ جائے اور رمضان المبارک کے روزے بھی اتنے ہی ہوں تو عید کے بعد جب رمضان کے روزوں کی قضا کرے تو اعتکاف کی بھی قضا کر لے۔ اگر قضاے رمضان کے ساتھ اعتکاف نہیں کیا تو بعد میں نفلی روزے رکھ کر اعتکاف پورا کرے۔

دور حاضر میں اصلاح احوال تربیت نفس اور توبہ و استغفار کا ماحول میسر ہونا اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے۔ تحریک منہاج القرآن کے تحت ہونے والا اجتماعی اعتکاف ۱۹۸۵ء سے صحبت صلحاء اور خلوت نشینی کے ذریعے قرب الہی کا فیض تقسیم کر رہا ہے۔ ہر سال ہزاروں مرد و زن قبل از وقت اس اعتکاف کے لیے رجسٹریشن کرواتے ہیں اور توبہ و استغفار اور آنسوؤں کی بہتی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صحبت میں اپنے رب کو منانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت اس چشمے کو تادم قیامت قائم و دائم رکھے اور تشنگان الہی اس چشمے سے ہمیشہ یونہی سیراب ہوتے رہیں۔ آمین

☆☆☆☆

لئے محفوظ جائے اعتکاف کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہی چیزیں مسجد میں عورتوں کے اعتکاف پر ممانعت کا شرعی جواز مہیا کرتی ہیں۔ مگر جس مسجد میں وسعت ہو، مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ باپردہ محفوظ جائے اعتکاف ہو، تمام حاضرین کو ایک معقول و مفید نظام الاوقات کی پابندی سے تعلیم و تربیت، تزکیہ و طہارت اور فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نوافل پر بھی عامل بنایا جائے، درود و سلام، ذکر و اذکار، وعظ و نصیحت اور وظائف پڑھنے کی پابندی لگائی جائے تو وہاں اعتکاف بیٹھے کا فائدہ اور اجر و ثواب انفرادی اعتکاف سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام ہونے والا اجتماعی اعتکاف اسی کی ایک مثال ہے۔ خواتین اپنے محرموں کے ہمراہ دور دراز علاقوں سے یہاں اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے آتی ہیں۔ جہاں دروس قرآن و حدیث، فقہ و تصوف کے حلقہ جات اور دیگر تعلیمی و تربیتی پروگرام باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ یہاں مردوں اور عورتوں کے لئے مسجد سے متصل وسیع و عریض رقبہ پر الگ الگ قیام و طعام اور رہائش کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ خواتین سے متعلق (indoor) معاملات کے انتظام و انصرام کے لئے سینکڑوں نوجوان طالبات اور وین لیگ کی ممبرز جبکہ بیرونی (outdoor) حفاظت کے لئے مسلح گارڈز چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں۔ آنے والی خواتین کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ ان کی صحت و صفائی، قیام و طعام کا خیال رکھا جاتا جاتا ہے اور بصورت بیماری و حادثہ طبی ماہرین کی ٹیم ہر وقت موجود ہوتی ہے۔

خواتین کو اعتکاف میں درپیش مسائل اور

ان کا حل:

☆ اعتکاف کے دوران اگر کسی خاتون کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جائے جس کا علاج اعتکاف گاہ سے باہر جائے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

مسنون اعتکاف اور اس کی شرعی حیثیت

فرمان رسول ﷺ ہے جو شخص اللہ کی رضا کیلئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے

ام حبیبہ رضا

لمن لازم المسجد واقام على العبادۃ فيه، عاكف و معتكف. جو کوئی مسجد میں ڈیرہ لگا لے اور عبادت میں مصروف رہے اسے عاکف اور معتكف کہتے ہیں یعنی اعتکاف کرنے والا۔ (لسان العرب، ابن منظور، ص ۹)

"هو الاقامة بنيتہ في مسجد تقام فيه الجماعة بالفعل للصلوات الخمس
اعتکاف کی نیت سے ایسی مسجد میں ٹھہرنا جہاں پانچ نمازوں کے لئے عملاً جماعت ہوتی ہے (نور الايضاح، عمار شرنبلالی، ص ۲۵۱)

الاقبال على الشئى وملازمة على سبيل التعظيم له، والاعتكاف فى الشرع هو الاحتباس فى المسجد على سبيل القرية...

کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس کی تعظیم کی خاطر اس سے لگ جانا۔ شریعت میں اعتکاف کا مطلب ہے اپنے آپ کو خدا کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے مسجد میں مقید کر دینا۔ (مفردات راغب، ص ۳۴۲، رد المحتار شرح رد المحتار لثامی، ص ۴۳۰، النہایہ لابن الاثیر، ج ۳، ص ۲۸۴)
صاحب قدوری لکھتے ہیں کہ:

"الاعتكاف مستحب وهو اللبث فى المسجد مع الصوم ونية الاعتكاف..."

اللہ کے لیے ضبط نفس، گوشہ تہائی میں سب سے کنارہ کشی اور علاقہ دنیا سے بے رغبتی کے عملی اظہار کا نام اعتکاف ہے۔ چونکہ سبھی انسان اس مزاج و فطرت کے مالک نہیں ہوتے کہ سب سے ناطہ توڑ کہ کسی کونے میں مالک حقیقی سے لوگالیں بلکہ مخصوص افراد کو ہی یہ سعادت نصیب ہوتی ہے اسی لیے اعتکاف فرض نہیں کیا گیا۔ اب کسی شخص کی مرضی پر منحصر ہے کہ آخری دس دنوں میں اعتکاف کر لے تاکہ حق تبارک و تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنے کی عملی تربیت حاصل کر سکے۔ ذیل میں ہم اعتکاف کی شرعی حیثیت، اجتماعی اعتکاف کی شرعی حیثیت اور اعتکاف کے چند ضروری مسائل زیر بحث لائیں گے۔

لغوی تحقیق:

اس کا مادہ عکف ع ک ف ہے "اقبل علیہ مواظبا لا یصرف عنہ وجہہ" کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا، اس سے رخ نہ موڑنا، اس پر کھڑے ہونا۔۔۔ "الاقامة فى المسجد" مسجد میں مقیم ہونا۔۔۔ عاکفون، مقیمون فی المساجد لا یخرجون منها الا الحاجة الانسان یصلی فیہ ویقرؤ القرآن "اعتکاف کرنے والے، مسجدوں میں ٹھہرنے والے انسانی ضروریات کے علاوہ باہر نہ نکلنے والے، نماز پڑھتا رہے اور قرآن کی تلاوت کرتا رہے۔۔۔" یقال

اعتکاف میں بندہ اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ کی رضا و قرب میں مصروف کر لیتا ہے اور اللہ سے دور کرنے والے امور سے اپنے آپ کو دور کر لیتا ہے۔

رمضان۔ (اخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب الاعتکاف، ج ۲، ص ۸۳۰، الرقم: ۱۱۷۱)

"ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: بیشک نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔"

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكُفُ الذُّنُوبَ، وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (ابن ماجہ فی السنن، کتاب: الصیام، باب: فی ثواب الاعتکاف، ج ۸، ص ۵۶۷، الرقم: ۱۷۸۱)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہ سے روک دیتا ہے۔ اس کے لیے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔"

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اغْتِكَافِ عَشْرِ سِنِينَ، وَمَنْ اغْتِكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءً وَجْهَ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقٍ، كُلُّ خَنَادِقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق اور مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔"

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

اعتکاف مستحب ہے اور وہ رکنا ہے مسجد میں روزے اور نیت کے ساتھ اعتکاف کی۔ (مختصر القدوری) صاحب قدوری نے اعتکاف کو مستحب فرمایا ہے لیکن صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

والصحيح أنه سنة مؤكدة لأن النبي ﷺ واظب عليه في العشر الآواخر والمواظبة دليل السنة كاعتكاف سنت مؤكدة ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آخری عشرہ کی مواظبت فرمائی اور پابندی سنت کی دلیل ہے اور اسی پر فتویٰ بھی ہے مگر سنت مؤکدہ کفایہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی تمام لوگ اعتکاف نہ بیٹھے تھے۔

اعتکاف از روئے قرآن:

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:
وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. (البقرہ: ۱۲۵)

"اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر (خانہ کعبہ) کو لوگوں کے لیے رجوع (اور اجتماع) کا مرکز اور جائے امان بنا دیا، اور (حکم دیا کہ) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقام نماز بنا لو، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہ السلام) کو تاکید فرمائی کہ میرے گھر والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف کر دو۔"

اعتکاف از روئے حدیث:

آپ ﷺ کا ہر سال معمول تھا کہ آپ ﷺ اعتکاف فرماتے۔ آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر اس کی فضیلت کو بھی بیان فرمایا:

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآوَاخِرِ مِنْ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتِكَافٌ عَشْرٌ فِي رَمَضَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ

"حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج و عمرہ کے برابر ہے"

اعتکاف میں بندہ اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ کی رضا و قرب میں مصروف کر لیتا ہے اور اللہ سے دور کرنے والے امور سے اپنے آپ کو دور کر لیتا ہے۔ مختلف اپنا پورا وقت اللہ کی بندگی میں لگا دیتا ہے۔

اجتماعی اعتکاف کی شرعی حیثیت:

نام و رفقہ علامہ ابن رشد لکھتے ہیں کہ اعتکاف میں اجتماعی نوعیت کے معاملات کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف کی بنیادی وجہ اعتکاف کے معنی کی تعیین میں اختلاف ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

فمن فهم من الاعتكاف حبس النفس على الافعال المختصة بالمساجد، قال: لا يجوز للمعتكف الا الصلاة والقراءة، ومن فهم منه حبس النفس على القرب الاخروية كلها اجاز له غير ذلك. (ابن رشد، بدایۃ المجتہد: ۳۱۲)

"جس نے اعتکاف کا معنی مسجد میں مخصوص افعال پر اپنے نفس کو روک لینا سمجھا، اس نے معتکف کے لئے صرف نماز اور قرأت قرآن کو مشروع قرار دیا، اور جس نے اعتکاف سے مراد نفس کو دوسروں کے قرب سے بچائے رکھنا لیا اس نے لوگوں سے میل جول کو علاوہ ان تمام امور کو مشروع قرار دیا۔"

انفرادی اور اجتماعی نوعیت کے امور میں فرق:

مختلف کے لئے نماز، تلاوت قرآن اور ذکر و اذکار جیسی انفرادی عبادات تو متفقہ طور پر جائز ہیں اور ان میں

کسی نوع کا اختلاف نہیں ہے۔ لیکن جمہور علماء کرام نے دوسروں سے میل ملاپ والی اجتماعی نوعیت کی عبادت کو بھی انفرادی عبادت کی طرح مشروع اور بعض صورتوں میں لازم قرار دیا ہے۔ ان اجتماعی عبادت میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر، سلام کا جواب دینا، افتاء و ارشاد اور دیگر امور مثلاً قضاء (فیصلہ کرنا یا گواہی دینا)، درس و تدریس، حسب ضرورت خرید و فروخت وغیرہ شامل ہیں۔

اجتماعی اعتکاف کا مقصد اور تحریک منہاج القرآن:

تحریک منہاج القرآن نے اجتماعی اعتکاف کی اس سنت کو زندہ کر کے عالم اسلام میں ایمانی زندگی کی تحریک پیدا کر دی ہے۔ اجتماعی اعتکاف کا مقصد معاشرے میں تعلق بالہد، ربط رسالت ﷺ، رجوع الی القرآن اور اتحاد و بھائی چارے کا نظام برپا کرنے کی جدوجہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ یہ مقاصد تنہا اعتکاف کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ تنہائی اور گوشہ نشینی (الا ماشاء اللہ) عام شخص کو منتشر خیالی اور غفلت کا شکار کر دیتی ہے۔ جیسے بہت سے روزہ داروں کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی خلوت اور گوشہ نشینی کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں جن کے بغیر خلوت فائدہ مند نہیں رہتی۔ تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام دس دن اجتماعی اعتکاف ایک شیڈول کے مطابق تلاوت، ذکر و اذکار، نعت خوانی، درس و تدریس کے حلقہ جات، نوافل اور وظائف کے ذریعے عبادت کے کئی روحانی مناظر دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس دوران ان کی فکری و نظریاتی، اخلاقی و روحانی اور تنظیمی و انتظامی تربیت کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ وہ مزید بہتر انداز میں دین اسلام کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔ گویا یہ اجتماعی اعتکاف فرزندان اسلام کو رب تعالیٰ کے حضور اجتماعی توبہ، گریہ و زاری اور خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

☆☆☆☆

عید الفطر روزوں کی بخیر و خوبی تکمیل کی تقریب مسرت

عید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی خوشی، جشن، فرحت کے ہیں

عید الفطر کے دن دو رکعت نماز بطور شکرانہ پڑھنا واجب ہے

ڈاکٹر فوزیہ سلطانیہ

اسلام چونکہ توحید کا علمبردار اور عالمگیر اصلاح کا منبع ہے۔ اس لیے اس میں صرف وہی تہوار راہ پاسکتے ہیں جو اس کے مزاج اور عقائد سے ہم آہنگ ہوں۔ اسلام نے زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح تہواروں کو بھی ایک نئے قالب اور نئے انداز میں ڈھال دیا ہے اور ان میں عمدہ اخلاقی روح پھونک دی ہے۔

اسلام نے مذہبی تہوار منانے کے بنیادی طریقوں کو درج ذیل نمایاں تبدیلیاں کی ہیں:

- ۱۔ کوئی ایسا تہوار برقرار نہیں رکھا گیا جو صرف مخصوص یا محدود جغرافیائی خطے یا قوم کے ساتھ مخصوص ہو اور دنیا کے دوسرے مسلمان اس میں کوئی وجہ اشتراک یا دلچسپی کا پہلو نہ پاتے ہوں۔
 - ۲۔ اسلام میں کوئی ایسا تہوار قابل قبول نہیں جس میں شرک، مخلوق پرستی اور مشرکانہ توہمات کا ادنیٰ سا احتمال بھی ہو۔
 - ۳۔ اسلامی تہوار ایسا ہو جو فسق و فجور اور ناشائستگی سے پاک ہو اور اس میں لطف و تفریح ہو لیکن تہذیب کے ساتھ۔ اس میں اظہار مسرت ہو لیکن سنجیدگی کے ساتھ، اس کے علاوہ اس کی حیثیت محض کھیل کود کی نہ ہو بلکہ اس سے اجتماعی زندگی میں ایک خوشگوار حرکت و توانائی ہو اور جوش و ولولہ پیدا ہوتا کہ ملت اسلامیہ بلندتر اخلاقی مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہو سکے۔
- قبل از اسلام مکہ و مدینہ میں بہت عجیب و غریب تہوار مروج تھے۔ حضور ﷺ نے آکر ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہارے ان دنوں کو بہتر دنوں سے تبدیل کر دیا ہے اور وہ دن

دنیا کے کسی بھی معاشرے، مذہب یا قوم کو دیکھ لیں ہمیں ان میں مختلف تہوار اپنے اپنے مخصوص انداز میں منانے کے طور طریقے نظر آئیں گے، عیسائی کرسمس اور ایسٹر اپنے انداز سے مناتے ہیں۔ اسی طرح ہندو، ہولی، دیوالی اور دوسرے تہوار منا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس لیے اس میں تہوار منانے اور انسان کی بنیادی خواہش پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ آپس میں میل ملاقات اور تفریح اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ خوراک اس لیے تفریح ہمیشہ سے ہی انسان کو مرغوب رہی ہے لہذا وہ تفریح کے لیے ایسے ایسے مواقع اور طریقے تلاش کرتا رہتا ہے جس میں وہ دوسروں کو شامل کر سکے۔ انسان کی اسی سوچ اور جذبات نے اسے اپنے معاشرے کے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کسی خاص دن یا کسی خاص موقع کو منانے اور اس سے لطف اندوز ہونے کا احساس دلایا۔ اسی احساس نے مختلف تہواروں کو جنم دیا۔ تہوار کا مطلب ہے خوشی کا وہ دن جو بار بار لوٹ آئے اور ہر سال منایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اور ہر مذہب کے اپنے اپنے مخصوص تہوار ہیں۔ ہر سال اکٹھے ہو کر تہوار منانے سے آپس میں اجتماعی رنگ پیدا ہوتا ہے ایک دوسرے میں اتحاد و اتفاق، رواداری اور بھائی چارہ پروان چڑھتا ہے۔ یہ خوبیاں ان تہواروں کے بار بار منانے سے بیدار اور تازہ ہوتی رہتی ہیں۔

ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ چنانچہ اس سے قبل نہ صرف عرب بلکہ جہاں جہاں اور جس جس ملک میں بھی اسلام پھیلا وہاں کے لوگوں کے تمام پرانے مشرکانہ اور قومی و علاقائی تہوار چھڑوا کر ان کے لیے صرف دو تہوار عید الفطر اور عید الاضحیٰ مقرر کئے جو اسلام کے خاص فکر و عمل اور مخصوص مزاج کے آئینہ دار ہیں۔

مسلمانوں کا ایسا ہی ایک تہوار عید الفطر ہے۔ عید الفطر دراصل فرزند ان توحید کو رمضان المبارک کے روزے ختم ہونے کی خوشی میں انعام کے طور پر دی گئی۔ گویا عید الفطر روزوں کی بٹیر و خوبی تکمیل کی تقریب مسرت ہے۔ اس مہینے کی ساری عظمتیں اور برکتیں اللہ تعالیٰ کی اس کتاب ہدایت یعنی قرآن پاک کے طفیل ہیں جو ہماری نجات اور سلامتی کا ذریعہ ہے۔ یہ مبارک کتاب اسی مبارک مہینے میں نازل ہوئی تھی۔ گویا رمضان کا مہینہ اس مبارک کتاب کے نزول کی سالگرہ کی حیثیت رکھتا ہے اور امت مسلمہ سارا مہینہ اس کتاب کے نزول کے شکرانے کے طور پر اس کی تلاوت کرتی ہے اور راتوں کو جاگ کر نماز تراویح میں پڑھا اور سنا جاتا ہے اور دنوں کو اس کے احکام کے مطابق خود کو بھوک پیاس میں مبتلا کر کے روحانی ارتقاء کی منزلیں طے کی جاتی ہیں۔ اس طرح امت مسلمہ رمضان المبارک کے سارے مہینے میں ایک سخت ریاضت اور آزمائش کے کامیابی کے راستے گزرنے کے بعد عید الفطر کے روز اپنی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کے حضور نذرانہ تشکر پیش کرتی ہے۔ صدقہ فطر کے ذریعے غریبوں کے ساتھ جذبہ ہمدردی کرتے ہوئے انہیں بھی خوشیوں میں شامل ہونے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں عام طور پر زکوٰۃ بھی ادا کی جاتی ہے۔ یہ بھی غریبوں کو خوشی تقسیم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

عید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی خوشی، جشن، فرحت اور چہل پہل کے ہیں اور فطر کا معنی روزہ کھولنے کے ہیں یعنی روزہ ختم کرنا۔ چونکہ عید الفطر کے دن روزوں کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے اسے عید الفطر کہا جاتا ہے۔ عید الفطر پورے ایک دن پر محیط ہے اسے چھوٹی عید بھی کہا جاتا ہے۔ شوال کی پہلی تاریخ کو یہ مذہبی تہوار عید الفطر کے نام سے منایا جاتا ہے۔ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد یہ

مسرت کا دن ہے۔ عید الفطر کے دن دو رکعت نماز بطور شکرانہ پڑھنا واجب ہے۔ عید کی نماز کے بعد میں خطبہ سنت ہے جبکہ اس کا سننا واجب ہے۔ جس وقت عید کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو اس وقت بولنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔ عید الفطر کے دن بارہ چیزیں مسنون ہیں۔

- ۱۔ شرح کے موافق اپنی آرائش کرنا
 - ۲۔ غسل کرنا
 - ۳۔ مسواک کرنا
 - ۴۔ عمدہ کپڑے جو میسر ہوں پہننا
 - ۵۔ خوشبو لگانا
 - ۶۔ صبح سویرے اٹھنا
 - ۷۔ عید گاہ میں جلدی جانا
 - ۸۔ عید گاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز کھانا
 - ۹۔ عید گاہ جانے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا
 - ۱۰۔ عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا
 - ۱۱۔ عید گاہ ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا
 - ۱۲۔ عید گاہ پیدل جانا اور آہستہ آواز میں تکبیر پڑھتے ہوئے جانا۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد۔
- عید الفطر کی نماز واجب ہے۔ اس کی نیت حسب ذیل ہے۔ نوبت ان اصلی الواجب صلوة عید الفطر معہ سنت تکبیرات واجبتہ۔ (یہ نیت آپ اپنی مادری زبان میں بھی کر سکتے ہیں) یعنی میں نے نیت کی دو رکعت نماز واجب عید کی مع چھ تکبیروں کے یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لیں اور سبحانک اللہم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکادیں اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر توقف کریں کہ تین بار سبحان اللہ پڑھ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں اور اعوذ باللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ لیں اور اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہیں لیکن تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ نہیں بلکہ لٹکائے رکھیں اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں۔ بعد نماز دو خطبے ممبر پر کھڑے ہو کر پڑھیں اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر بیٹھیں جتنی دیر جمعے کے خطبے میں بیٹھا جاتا ہے۔
- عید کی نماز کے لیے جانے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا فرض ہے۔ اگر صدقہ و فطر نماز سے قبل ادا نہ کیا جائے تو یہ

اور محلے میں میلے کا سماں ہوتا ہے۔ بازاروں میں خوب رونق، چہل پہل اور گہما گہمی ہوتی ہے اور ہر گھر خوشی اور مسرت کو گوارا معلوم ہوتا ہے۔

عید الفطر کے تہوار میں اللہ تعالیٰ نے افراد معاشرہ کی خیر خواہی اور بھلائی کا پہلو بھی رکھا ہے اور وہ یوں کہ شریعت اسلامی کی رو حکم ہے کہ عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے قبل گھر کے سارے افراد جن میں بالغ و نابالغ اور شیر خوار سبھی شامل ہیں کی طرف سے غرباء اور مساکین کو صدقہ فطر جسے فطرانہ بھی کہا جاتا ہے ادا کیا جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں سب کے ساتھ برابر شریک ہو سکیں۔ ان احکامات میں یہ حکمت رکھی گئی ہے کہ امیر اور صاحب حیثیت لوگ اپنے غریب اور کم حیثیت بھائیوں کا خیال رکھیں۔

افسوس کا مقام ہے کہ آج کے دور میں مسلمانوں نے عید الفطر کی صحیح روح کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے محض نہی کھیل اور عیش و نشاط کی محفلیں برپا کرنے کا ایک ذریعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ چاند رات دراصل پورے رمضان المبارک کا اجر و ثواب سمیٹنے کی رات ہے جس طرح نماز کے بعد دعا لازمی ہے اسی طرح رمضان کے بعد چاند رات خصوصی دعائیں مانگنے کی رات ہے۔ اس رات کی دعائیں قبولیت کے درجے پر فائز ہوتی ہیں۔ عام طور پر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور چاند رات کو خرید و فروخت کے نام پر بازاروں میں نوجوانوں کی ٹولیاں، لڑکیوں پر آوازیں کسنے آوازیں اور بیہودگی کا مظاہرہ کرنے کو عید کا شغل سمجھا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے انعام کا شکرانہ نہیں بلکہ اس کی ناشکری اور ناراضگی کو دعوت دینا ہے۔ رمضان المبارک جو تقویٰ، پرہیزگاری اور ضبط نفس کا مہینہ تھا اس کے گذرتے ہی یہ طور طریقے اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ اس کو اس کی اصل روح کے مطابق خدا تعالیٰ کی شکرگزاری اور اطاعت گزارگی کے جذبے سے منایا جائے۔

یہ خوشی ہے روزہ داروں کے لیے
روزے جو گئے، ان کی رسید آئی ہے

☆☆☆☆☆

عام صدقہ شمار ہوگا۔ صدقہ و فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام چھوٹے بڑے سب پر فرض ہے۔ صدقہ و فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلوگرام کے برابر ہے۔ گہیوں، چاول، جو، کھجور، منقہ یا پیئر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو وہی دینی چاہئے۔ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن نماز عید سے پہلے تک ادا کیا جاسکتا ہے۔ مندرجہ بالا اجناس کے علاوہ یا اس سے بہتر جنس یا اس کے برابر قیمت کیش کی شکل میں بھی صدقہ فطر ادا کیا جاسکتا ہے۔

صدقہ فطر ادا کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ نماز عید کے لیے جانے سے قبل چند کھجوریں تناول فرمالتے تھے۔ یہ کھجوریں آپ طاق عدد میں کھاتے جیسے تین، پانچ سات یا نو۔ عید الفطر کا تہوار پورے عالم اسلام میں نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔ تمام فرزندان توحید مل جل کر خوشیاں مناتے ہیں۔ سب لوگ نئے اور صاف ستھرے لباس زیب تن کر کے گھروں سے نکلتے ہیں۔ بچے جوان بوڑھے سب عید گاہ کا رخ کرتے ہیں۔ ہر طرف اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ لوگ جوق در جوق عید گاہ پہنچ کر اپنے خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسرت و شادمانی کی فضا میں سب لوگ ایک دوسرے کے گلے ملتے ہیں۔ اس سے مسلمانوں میں اخوت، محبت اور یگانگت بڑھتی ہے۔ گویا عید ہمیں عالمگیر اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتی ہے۔ کسی معاشرے کو اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا میسر آسکتی ہے کہ شاہ و گدا، امیر و غریب، محتاج و غنی سب ایک ہی برادری کے رکن نظر آتے ہیں۔ کوئی اونچ نیچ کوئی ذات برادری نہیں ہوتی اور نہ ہی رنگ اور نسل کی کوئی تمیز ہوتی ہے۔ سب لوگ ایک جسم کے مختلف اعضاء دکھائی دیتے ہیں۔ دلوں کی نفرتیں اور کدورتیں محبت و الفت میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ عید ملن پارٹیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دوست احباب اور عزیز و اقارب ایک دوسرے کے گھروں میں ملاقات کے لیے جاتے ہیں۔ ایک دوسروں کو تحائف اور عیدیاں دی جاتی ہیں۔ اچھے اچھے پکوان رشتہ داروں اور دوستوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ ہر آبادی

حسنِ عملِ عبادت ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی نادر تصنیف توبہ استغفار، ذکر الہی، نماز قیام اللیل، تلاوت قرآن پاک، درود سلام، دعا، صدقہ و خیرات، فاقہ و کم خوری خاموشی، خلوت نشینی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ابواب پر مشتمل ہے

مرتبہ: نماریہ عروج

قدم ہی توبہ ہے یعنی اگر خالق حقیقی سے ٹوٹا ہوا تعلق جوڑنا مقصود ہے تو بارگاہِ خداوند میں صدق و اخلاص کے ساتھ توبہ ہی اس سفر کا نقطہ آغاز ہے۔

اس کتاب کے باب اول میں بہت احسن انداز میں توبہ کے حسن کو بیان کیا گیا ہے کہ درحقیقت گناہ پر پشیمان ہونا اور مستقبل میں اس گناہ کو ہمیشہ کے لیے ترک کر دینے کا نام توبہ ہے۔ حضرت حسن بصریؒ توبہ کے متعلق فرماتے ہیں:

یہ دل کی ندامت، زبان سے بخشش مانگنے، اعضائے ظاہری کے گناہ ترک کر دینے کا نام ہے اور اس بات کو توبہ کہا جاتا ہے کہ توبہ کرنے والا دل میں یہ بات پوشیدہ رکھے کہ وہ لوٹ کر اب برا کام نہیں کرے گا۔

۲۔ ذکر الہی:

کتاب حسن اعمال کے باب دوم میں ذکر الہی کی اہمیت و فضیلت، آداب اور درجات بیان کرتے ہوئے اس عمل کے حسن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ توبہ پر استقامت کی ایک شرط تعلق باللہ ہے۔ اللہ سے تعلق جہی استوار کئے بغیر توبہ پر استقامت حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس تعلق باللہ کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ذکر الہی ہے۔

ذکر الہی کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اور ہر حالت میں، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اپنے محبوب حقیقی کو یاد رکھے اور اس کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو۔ اس دور مادیت میں ہمارے

حسن وہ صفت عالی ہے جس کو اللہ رب العزت نے ہر شے کی قدر و منزلت کے لیے مشروط کیا ہے۔ حسن عمل کی قبولیت ہے، حسن عمل کی قوت ہے، حسن عمل کی موثریت ہے اور حسن ہی عمل کی قیمت ہے۔ اسلام صرف عمل کی تاکید نہیں کرتا بلکہ حسن عمل پر زور دیتا ہے کیونکہ محض عمل عادت اور روٹین ہوتی ہے جبکہ حسن عمل عبادت اور بندگی۔ دور حاضر کی ایک قباحت یہ بھی ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ جیسے اعمال کا جو اثر انفرادی زندگیوں اور معاشرے پر ہونا چاہئے وہ نظر نہیں آتا۔ صالحیت کا نور تب برستا ہے جب خلوص، تقویٰ اور خیر خواہی کا حسن انسان کی نیت کا محرک ہو۔

زیر مطالعہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب حسن اعمال اسی موضوع پر لکھی جانے والی نادر کتاب ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، اعمالِ حسنہ کے اس ذخیرہ سے عبارت ہے، جس کے لیے ہم دست بدعا ہو کر دینا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة کے الفاظ کے ساتھ نماز کے بعد اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت کی بھلائی کے طلبگار ہوتے ہیں کہ حسن عطا فرما اور آخرت میں بھی حسن سے نواز۔ ذیل میں کتاب حسن اعمال کے ابواب کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

۱۔ توبہ و استغفار:

صوفیا کرام کے نزدیک راہ حق کے طالبین کا پہلا

قرآن، ذکر و اذکار اور بارگاہ الہی میں مناجات کرنے کا نام ہے۔ کتاب حسن اعمال کے باب چہارم میں بہت احسن انداز میں اس احسن عمل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت رابعہ عدویہ ہر رات کو وضو کر کے خوشبو لگاتیں پھر اپنے خاوند سے کہتیں: کیا آپ کو کچھ ضرورت ہے؟ اگر وہ کہتے نہیں تو پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں اور اول شب میں دعا کرتیں اے اللہ! تمام آنکھیں سو گئیں ہیں اور ستارے نیچے چلے گئے ہیں اور دنیا کے بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لیے ہیں لیکن ایک تیرا دروازہ ہے جو بند نہیں ہوتا پس تو مجھے بخش دے۔ پھر وہ نماز کے لیے قدم درست کرتیں اور دعا کرتیں مولا تیری عزت و جلال کی قسم! میں جب تک زندہ ہوں تیرے سامنے ہر شب یونہی کھڑی رہوں گی۔

۵۔ تلاوت قرآن:

جب اللہ کے نیک بندے اس حال تک پہنچتے ہیں کہ رات بھر قیام میں ذکر و اذکار سے یا مناجات کے ذریعے اپنے محبوب حقیقی سے محو کلام رہتے ہیں تو ان کی محبوب سے محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ ان کا رب بھی ان سے ہم کلام ہو۔ رب تعالیٰ کا کلام قرآن مجید ہے۔ لہذا کتاب حسن اعمال میں مصنف نے قیام اللیل سے اگلا باب تلاوت قرآن مجید رکھا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت نہ صرف بندے کو رب کی ہم کلامی کے شرف سے بخشی ہے بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اقوام عالم کو زندگی گزارنے کا سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اس کتاب میں تلاوت قرآن مجید کے حقیقی مقصد پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ تلاوت قرآن کا بنیادی مقصد اس کے مضامین میں غور و فکر اور تدبر کے ساتھ اس کے صحیح معانی و مطالب اور مفہام تک رسائی ہے۔ اگر امت مسلمہ کو صحیح معنوں میں قرآن فہمی کی نعت نصیب ہو جائے تو وہ ایک مرتبہ پھر زوال کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکل کر انقلاب آشنا ہو جائے۔ جیسا کہ اقبال نے فرمایا:

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

احوال زندگی مجموعی طور پر بگاڑ کا شکار ہیں۔ ہماری روحیں بیمار اور دل رنگ آلود ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق بندگی معدوم ہو چکا ہے۔ لہذا ان بگڑے ہوئے احوال کو درست کرنے، بیمار روحوں کو صحت یاب کرنے اور محبوب حقیقی سے ٹوٹے ہوئے تعلق کو دوبارہ بحال کرنے کا واحد ذریعہ ذکر الہی ہے۔

حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ذکر الہی کا مفہوم بیان فرماتے ہیں:

”اے سامعین! تم اپنے اور خدا کے درمیان ذکر سے دروازہ کھول لو مردان خدا ہمیشہ خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ذکر الہی ان سے ان کے بوجھ کو دور کر دیتا ہے۔“

۳۔ نماز:

ذکر الہی کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز کی معنوی حقیقت یہ تقاضا کرتی ہے کہ بندہ زبان، دل اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سے رب کا نجات کی گونا گوں نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ اس کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرے اور اس خدائے رحمن و رحیم کی یاد کو عملاً دل میں بسالے۔ گویا حسن مطلق کی حمد و ثنا، اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار کرنا نماز ہے۔ حسن اعمال کے باب سوم میں نماز کی تفصیلاً وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے منقول ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن موسم خزاں میں باہر نکلے، درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنیوں کو پکڑا (اور بلایا) تو اس سے پتے جھڑنے لگے پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: بلاشبہ مومن جب اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

۴۔ قیام اللیل:

نماز تو وہ عمل ہے جو امت مسلمہ پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اپنے رب سے تعلق عبودیت کے رشتے کو مزید مضبوط کرنے کے لیے اگلا اہم عمل قیام اللیل ہے۔ یہ رضائے الہی کی خاطر رات کے کسی حصہ میں نوافل ادا کرنے، تلاوت

۶۔ درود و سلام:

مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تنگی و آسانی ہر حال میں بارگاہِ صمدیت میں دست دعا دراز کرے۔ کچھ لوگ غم میں تو رب سے دعا کرتے ہیں اور جب مصیبت ٹل جائے تو دعا کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عمل اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

قربِ خداوندی کا ایک بہترین ذریعہ حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام ہے۔ درود و سلام کو مقبول ترین اور فوری اثرات و نتائج کے حامل اعمال میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس مقبولیت اور اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محبت اور حضور ﷺ اس کے محبوب ہیں۔ جس طرح محبت کرنے والے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہر وقت اس کے محبوب کا ذکر ہوتا رہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے محبوب کا نام ہر وقت اس کے بندوں کی زبان پر رہے، وہ ہر دم اسے جپتے رہیں اور اس کی شان دوبالا ہوتی رہے۔ مصنف نے کتاب کے باب ششم میں درود و سلام کے فضائل پر روشنی ڈالی ہے۔ اس عمل کی اہمیت کا ایک پہلو بیان کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ انسانیت کے محسن ہیں۔ آپ کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو ہدایت بخشی اور کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر اس کی من کی دنیا کو توحید کے اجالوں سے جگمگادیا۔ لہذا ہم پر لازم آتا ہے کہ اس عظیم ذات کی مدح و تعریف کی جائے۔ اس کے ذریعے حضور ﷺ سے قلبی تعلق پیدا کرنا مقصود ہے۔

۷۔ دعا:

کتاب کا اگلا باب دعا اور آداب دعا کے متعلق ہے۔ اس باب میں دعا کے مفہوم، اہمیت، فضیلت، شرائط، آداب اور مسنون دعاؤں کو جامعیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سورہ الزمر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوَ إِلَيْهِ مِن قَبْلُ .

”اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے، پھر جب (اللہ) اُسے اپنی جانب سے کوئی نعمت بخش دیتا ہے تو وہ اُس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا“۔ (الزمر، ۸:۳۹)

۸۔ صدقہ و خیرات:

اگر انسان خلقِ خدا کی منفعت کو اپنا شعار بنا کر بارگاہِ خدا کی طرف متوجہ ہو تو اس کی دعائیں جلد قبول ہو جاتی ہیں کیونکہ خلقِ خدا کی منفعت کا ایک ذریعہ صدقات و خیرات ہیں۔ صدقہ اعمال میں سے ایک حسن عمل ہے جس کے حسن کو اس کتاب کے باب ہشتم میں احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: صدقہ وہ مال ہے جس کا ادا کرنا واجب نہ ہو بلکہ خیرات دینے والا اس سے اصلاح و تقویٰ کا قصد کرے۔

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر انفاقِ نی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ .

”اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو“۔ (البقرہ، ۲:۲۵۴)

۹۔ فاقہ و کم خوری:

کتاب کے اگلے باب (نہم) میں فاقہ و کم خوری کی اہمیت و فضیلت اور فوائد کو بیان کیا گیا ہے۔ بھرا ہوا پیٹ طرح طرح کی نفسانی خواہشات اور اخلاقی برائیوں کی آماجگاہ ہوتا ہے۔ جو شخص باطنی و روحانی عوارض سے نجات، تزکیہ نفس کی دولت اور معرفتِ الہی کی منزل تک رسائی حاصل کرنا چاہتا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کو کم خوری اور فاقہ کا عادی بنائے۔ آپ ﷺ اور آپ کے آل و اصحاب کی بھی یہی سنت ہے۔ آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا خطراری نہ تھا جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر ہم سیر ہو کر کھانا چاہتے تو کھا لیتے لیکن حضرت محمد ﷺ اپنی ذات پر (دوسروں

کو ترجیح دیتے تھے۔“

۱۰۔ خاموشی اور کم گوئی:

وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے، جو شخص اسے لالچئی گفتگو میں صرف کرتا ہے وہ اپنے مال کو ضائع کر کے اپنی کم عقلی کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ خاموشی وہ نعمت ہے، جس سے دل میں نئے خیالات اور افکار جنم لیتے ہیں۔ کتاب حسن اعمال کے باب دہم میں خاموشی اور کم گوئی کے فوائد و ثمرات پر بحث کی گئی ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: خاموشی سراسر حکمتوں کا نام ہے مگر اسے اختیار کرنے والے بہت کم ہیں۔ (شعب الایمان)

۱۱۔ خلوت نشینی:

کم گوئی کے ساتھ ساتھ خلوت نشینی ایسا عمل ہے جو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔ باب یازدہم میں خلوت نشینی کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ خلوت سے مراد نفس کی اصلاح کے لیے دل کو مخلوق سے اس طرح جدا کر لینا ہے کہ خلوت و جلوت میں صرف خالق کی یاد ہی غالب رہے۔ اس دور زوال میں نوجوان نسل بالخصوص ذہنی و فکری طور پر مادہ پرستی کا شکار ہو کر دین سے دور ہو رہے ہیں۔ اسلامی ممالک میں شراب نوشی اور قرض و سرور کی محافل معمول کی بات بن گئی ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعے فحاشی و عریانی کا سیلاب گھر کے بیٹوں اور بیٹیوں کی حیاء اور عفت و پاکیزگی کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جا رہا ہے۔ مساجد ویران ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اصلاح امت پر توجہ مرکوز کی جائے۔ قرآن میں جگہ جگہ افلا یند برون اور افلا ینفکرون کے الفاظ کے ذریعے غور و فکر کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ تفکر اور تدبر خلوت اور کم آمیزی سے ہی ممکن ہے۔ خلوت نشینی سے مراد یہ نہیں کہ ہاتھ میں سمارٹ فون اور لیپ ٹاپ لے کر الگ تھلگ بیٹھے سوشل میڈیا پر مصروف ہیں یا فحش پروگرام دیکھے جا رہے

ہیں۔ خلوت نشینی یہ ہے کہ عبادت و ریاضت، اصلاح باطن، صفائے قلب، محاسبہ نفس، روح کی تربیت، مولا سے ٹوٹا ہوا تعلق جوڑنے، اس کے حضور توبہ و استغفار اور مناجات کیلئے خلوت میں یکسوئی سے چند لمحات گزارنا۔

۱۲۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

جب انسان اعمالِ حسنہ کے ذریعے اپنے نفس کو دنیا کی آلائشوں سے پاک کرے اور اس کا دل میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے۔ کتاب کے آخری باب دوازدہم میں اسی عمل کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دعوت و تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اذْعُ اِلٰی رَبِّكَ . (القصص، ۲۸: ۸۷)

”اور تم لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلا تے ہو۔“

دعوت دو طرح کی ہوتی ہے، انفرادی اور اجتماعی۔ انفرادی دعوت سے مراد یہ ہے کہ امت مسلمہ کا ہر فرد انفرادی طور پر اسلام کی سر بلندی کے لیے کوشش کرے جبکہ دعوت کی دوسری صورت اجتماعی دعوت دین ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ایک تحریک، تنظیم یا جماعت وجود میں لائی جائے جو اس فریضہ کو بحسن و خوبی انجام دینے کی ذمہ دار ہو۔ اس کام کے لیے مخصوص افراد کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

یہ کتاب حسن اعمال ایک کوشش، ایک آرزو اور ایک تحریک ہے جو حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے حسن باطن کا اظہار اور طلب ہے۔ آپ کی خواہش ایک ایسی کتاب کی تدوین تھی جو بے عملوں کو عمل اور عمل والوں کو حسن عمل کی نعمت سے سرفراز کر سکے۔ میری تمام قارئین سے گزارش ہے کہ وہ خلوص دل سے اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کی نیت سے اس کتاب کو پڑھیں، عمل کریں اور اپنے روٹین کے اعمال کو اعمالِ حسنہ میں بدلیں۔

☆☆☆☆☆

حضرت نبی کریم ﷺ کے پسندیدہ کھانے

کھجور
دودھ
شہد

کدو اعصاب کیلئے مفید، سرکہ خون میں گلوکوز کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے

انجیر کا پھل بڑھاپے کو روکتا ہے، دودھ ہڈیوں کی مضبوطی کیلئے آکسیر

کلثوم طفیل

کھجور:

کھجور اہل عرب عموماً خوراک کے طور پر استعمال کرتے تھے حضور نبی کریم ﷺ نے کھجور کی بڑی تعریف فرمائی خصوصاً عجوة کھجور کی۔

رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص روزانہ صبح کے وقت سات عجوة کھجوریں کھالیا کرے تو اسے اس دن زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ (بخاری شریف)

کھجور اور اسکے غذائی اجزاء:

۱۔ وٹامنز	۲۔ منرلز
۳۔ آئرن	۴۔ پروٹین
۵۔ پوٹاشیم	۶۔ کالشیئم

کھجور اور اسکے فوائد:

کھجور ایک مقوی غذا ہے۔ سب پھلوں میں سے زیادہ توانائی بخش ہے۔ جسم انسانی کو جس قدر حیاتین کی ضرورت ہوتی ہے اسی قدر کھجور میں ہے۔

کھجور جسم کو فریب کرتی ہے۔ صالح خون پیدا کرتی ہے۔ سینہ اور پھیپھڑوں کو قوت کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔۔

دودھ:

دودھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذا

اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسانوں کیلئے بے شمار نعمتیں عطا کیں ہیں جن میں خوراک، پانی، پناہ گاہ اور خدا کی دیگر قدرتی تحفے شامل ہیں، غذا دنیا میں ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ جس کو ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتے۔ بد قسمتی سے آج کے اس مشینی دور میں جہاں ہم نے خود کو بہت سی مشکلات میں ڈال لیا ہے وہیں ہم نے اپنے دسترخوان کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ آج کل فاسٹ فوڈ کا رجحان بہت زیادہ دیکھنے میں آ رہا ہے جبکہ یہ کھانے بہت سے غذائی اجزاء سے محروم ہوتے ہیں جو صحت کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ فاسٹ فوڈ درج ذیل بیماریوں کا موجب بن رہے ہیں:

- ۱۔ موٹاپا
- ۲۔ کینسر
- ۳۔ ہائی بلڈ پریشر
- ۴۔ شوگر
- ۵۔ جگر اور معدے کی مختلف بیماریاں

سرکارِ دو عالم آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہم سب کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول، ہر فعل اور ہر عادت میں حکمت کا بحر بیکراں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ سادہ کھانا تناول کرتے۔ آپ ﷺ کو چند غذائیں ذائقے اور فوائد کی وجہ سے مرغوب تھیں۔

آج چودہ سو سال کے بعد جدید سائنسی تحقیق ان غذاؤں کو انسانی صحت کیلئے مفید قرار دے رہی ہے۔ بہت سی بیماریوں کے علاج کیلئے مفید قرار دے رہی ہے۔

ان غذاؤں میں موجود غذائی اجزاء، ان کی افادیت درج ذیل ہے:

رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ بہت پسند تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر گائے اور بکری کا دودھ نوش فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کوئی چیز ایسی نہیں جو طعام اور مشروب دونوں کا کام دیتی ہو، سوائے دودھ کے۔ دودھ میں جسم کی ضرورت کے مطابق تمام اجزا موجود ہیں جن سے جسم صحت مند رہ سکتا ہے اور اس کی نشوونما صحیح ہو سکتی ہے۔ جن علاقوں کے لوگ دودھ استعمال کرتے ہیں ان کی عمریں زیادہ ہوتی ہیں۔

غذائی اجزاء:

۱۔ کیکلیم ۲۔ وٹامنز ۳۔ آئرن

فوائد:

۱۔ بڈیوں کی مضبوطی میں مددگار ہے۔
۲۔ آنکھوں اور نظر کیلئے مفید ہے۔
۳۔ جن لوگوں کو یادداشت اور بھولنے کی بیماری رہتی ہے، ان کیلئے دودھ کا استعمال انتہائی مفید ہے۔
۴۔ جگر اور معدے کی گرمی کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

شہد:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت پسند تھا۔ اور اس کا بہت استعمال فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہد پسند فرماتے تھے۔ شہد کی شفا بخشی کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے اور اسے موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج قرار دیا گیا ہے۔ شہد کی ایک خوبی اس کے رس کا جلد اثر کرنا اور قدرتی انٹی بائیوٹک ہونا ہے یہ حلق سے نیچے اترتے ہی خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ نوزائیدہ بچے سے لے کر مریض تک سب کے لئے غذا اور دوا ہے۔

غذائی اجزاء:

۱۔ آئرن ۲۔ وٹامنز ۳۔ اینٹی آکسیڈنٹ

فوائد:

۱۔ جلنے اور جلد پر آنے والے زخموں کو مندمل کرنے

میں مددگار ثابت ہے۔
۲۔ معدے کے السر کیلئے مفید ہے۔
۳۔ بیضے کے مریض کے لیے پانی میں شہد مکس کر کے استعمال کرنا مفید ہے۔
۴۔ آنکھوں کا لال ہو جانا اور آشوب چشم جیسی تکالیف کے لیے فائدہ مند ہے۔
۵۔ شہد استعمال کرنے سے کولیسٹرول پر قابو رکھا جا سکتا ہے۔
۶۔ سینے اور گلے کے انفیکشن سے بچاؤ کے لیے دو بڑے چمچ شہد کا سونے سے قبل استعمال انتہائی مفید ہے۔

کدو:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ایک دعوت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا شوربہ پیش کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش فرما کر تناول فرما رہے تھے۔

غذائی اجزاء:

۱۔ کیکلیم ۲۔ پوٹاشیم ۳۔ فولادی اجز ۴۔ وٹامنز

فوائد:

۱۔ بواسیر کے علاج میں مددگار ثابت ہے
۲۔ جگر اور اعصاب کے لیے مفید سبزی ہے۔
۳۔ معدے کے امراض کیلئے مفید ہے۔
۴۔ بلڈ پریشر کو اعتدال میں رکھتا ہے اور دل کی بیماریوں کو روکتا ہے۔

گوشت:

گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرغوب غذا تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا و جنت دونوں جگہ سب کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے شوربے والا اور ٹھنڈا ہوا گوشت شوق سے تناول فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کہیں سے بکری کا گوشت آیا۔ اس میں سے دسی کا گوشت خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس دسی کو دانتوں سے

کاٹ کرتا دل فرمایا۔

سے ایک ہے، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا انجیر جنت کا پھل ہے۔

غذائی اجزاء:

غذائی اجزاء:

آئرن پروٹین کیمیشم وٹامنز منرلز
گوشت جسم انسانی کی صحت و توانائی کے لئے
بہت مفید قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں جسم کی طاقت و توانائی کے
لئے اہم اجزاء ہوتے ہیں۔

فوائد:

گوشت کی بدولت ہی خون میں سرخ خلیے یعنی
ریڈ بلڈ سیلز بنتے ہیں۔ (Red blood cells) گوشت میں
موجود وٹامن اے بی اور ڈی ہڈیوں، دانتوں آنکھوں اور دماغ
کے ساتھ ساتھ جلد کو بھی جوان رکھتے ہیں۔
گوشت اعصاب کو طاقتور بناتا ہے ہیں اور قوت
مدافعت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

سرکہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف سرکہ کو تناول
فرمایا بلکہ اس کی تعریف بھی فرمائی۔ حدیث میں ہے کہ حضور
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سرکہ کیسا بہترین سالن ہے۔
حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور
نبی کریم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا: کیا تیرے پاس
کھانے کے لئے کوئی شے ہے؟ میں نے عرض کیا سوکھی ہوئی
روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ بھی نہیں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا،
وہی لے آؤ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس گھر میں سرکہ ہو۔
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرکہ
عقل کو تیز کرتا ہے اور اس سے مٹانہ کی پتھری گل جاتی ہے۔

فوائد:

سرکہ کا استعمال ذیابیطس اور خون میں گلوکوز کی
مقدار کو درست کرنے کیلئے فائدہ مند ہوتا ہے، سرکہ کا کھانے
میں استعمال اس احساس کو بڑھا دیتا ہے کہ اب بھوک نہیں یعنی
انسان کم کھاتا ہے اور اس طرح نظام انہضام بہتر رہتا ہے۔

انجیر

انجیر بھی حضرت محمد ﷺ کی پسندیدہ غذاؤں میں

انجیر کا پھل بڑھاپے کو روکتا ہے، یعنی اس پھل
کے کھانے سے بڑھاپا جلدی نہیں آتا، یہ کمزور اور دبے پتلے
لوگوں کے لئے بیش بہا نعمت ہے، ماہرین طب کا کہنا ہے کہ
روزانہ انجیر کھانے سے موٹاپے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس کا
استعمال ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس میں فولاد کیمیشم اور
فاسفورس جیسے اجزاء شامل ہیں، ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک انجیر
انسانی جسم کو درکار فولاد کی دو فیصد ضرورت کو پوری کرتا ہے۔

انگور

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو انگور کے خوشے اس
طرح تناول فرماتے ہوئے دیکھا کہ (چھوٹا سا) خوشہ منہ میں
لے کر دانے توڑے اور نکل کو باہر کھینچ لیتے۔

اللہ کی نعمتوں میں ایک نعمت انگور ہے، جو انتہائی
لذیذ اور بے مثال قوت بخش پھل ہے اسے صحت و توانائی اور
فرحت فراہم کرنے کے لحاظ سے ایک اچھوتا اور پرکشش پھل
تصور کیا جاتا ہے۔ انگور میں کاربوہائیڈریٹس، پروٹین، وٹامن اے
وٹامن سی، کیمیشم اور آئرن پائے جاتے ہیں جو انسانی صحت کیلئے
بہت مفید ہوتے ہیں، یہ ہر عمر کی خواتین کی توانائی کی ضروریات
پوری کرتا ہے۔ یہ جسم میں تازہ خون پیدا کرنے کا سبب بنتا
ہے۔ اس کے اندر بے پناہ غذائیت ہوتی ہے۔ اس کا رس نظام
انہضام کے بعد خون میں شامل ہو کر خون کو صحت مند بناتا ہے۔
انگور کا رس آدھے سر کے درد اور معدے کی
بیاریوں، تپ دق یا قبض، کھانسی، جسم کی کمزوری، خون کی کمی
اور دیگر امراض کے لیے بہت مفید ہے۔ ☆☆☆☆☆

مجھے فخر ہے کہ میں شہیدہ تنزیلہ امجد کی بیٹی ہوں بسمہ امجد

شہدائے ماڈل ٹاؤن نے راہ انقلاب میں قربانیوں کی عظیم داستان رقم کی

شہدائے ماڈل ٹاؤن کے لواحقین کا خصوصی انٹرویو

نازیہ عبدالستار..... ام حبیبہ

سے دیرینہ وابستگی ہے۔ میرے چچا اور ماموں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فکر اور علم سے بہت متاثر ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمارا زیادہ خاندان تحریک منہاج القرآن سے منسلک ہے۔
سوال: منہاج القرآن سیکرٹریٹ پر حملے کی خبر سن کر گھر والوں کے تاثرات کیا تھے؟

جواب: میرے والد، چچا اور ماموں نے جیسے ہی یہ خبر سنی کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے گھر اور منہاج القرآن سیکرٹریٹ پر پولیس نے حملہ کیا ہے تو وہ فجر کے وقت ہی گھر سے روانہ ہو گئے تھے اس دن میں نے اپنی ماما کے چہرے پر پریشانی اور گہرے دکھ کے اثرات دیکھے اسی کیفیت انہوں نے ناشتہ بھی نہیں بنایا تھا۔

سوال: ماڈل ٹاؤن کے لیے نکلنے سے پہلے آپ کی اپنی والدہ سے کیا گفتگو ہوئی؟

جواب: اس دن ماما اس قدر غم سے نڈھال تھیں کہ اپنے کپڑے بھی خود استری نہیں کر سکیں اس روز میں نے انہیں کپڑے پر لیں کر کے دیئے اور آئی نے انہیں شوز اور بیگ لاکر دیا پھر میں اور ماما تیار ہو کر نانو کے گھر آ گئے۔ ماما نے جاتے ہوئے میرے بھائی علی، حسن اور بہن عائشہ کو تاکید کی کہ اکیڑھی ضرور جانا چھٹی نہ کرنا۔ ماما دروازے سے نکلنے ہوئے دوبارہ واپس آ گئیں چھوٹے بہن بھائیوں کو ایک بار پھر پیار کیا ار گھر

17 جون 2014ء تاریخ کا ایک سیاہ دن جس دن چشم فلک نے ریاست کے محافظوں کے ہاتھوں معصوم نیتے لوگوں کو گولیوں سے چھلنی ہوتے دیکھا، ٹی وی سکرینز پر نظر آنے والے مناظر کو دیکھ کر یوں لگتا تھا گویا کشمیر اور فلسطین پر قابض فوج کے ہاتھوں ہونے والے ظلم کو دکھایا جا رہا ہو۔ اس دن صرف 14 معصوم لوگوں نے جام شہادت نوش کیا بلکہ اس ملک کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے سفاکانہ چہرے بھی بے نقاب ہو گئے۔ بے گناہ شاز یہ مرتضیٰ اور تنزیلہ امجد کے منہ پر گولیاں برسائی گئیں۔ 14 خاندان ملک کے محافظوں نے اجاڑ دیئے ہر طرف چیخ و پکار تھی جس میں ایک معصوم آواز ابھرتی جسے سن کر ہر آنکھ اشکبار ہوتی وہ پکارتھی ”میری ماما کا قصور کیا تھا“ یہ آواز شہیدہ تنزیلہ امجد کی بیٹی بسمہ امجد کی تھی جو آج چار سال گزر جانے کے باوجود بھی اس سوال کا جواب ڈھونڈ رہی ہے۔ بلاشبہ قابل تحسین ہیں شہداء کے لواحقین کے جذبات جو ظلم کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئے ان کے عظم و حوصلہ کی مثال نہیں ملتی۔ اس ماہ ماہنامہ دختران اسلام میں 17 جون کے شہداء کے لواحقین کے جذبات قارئین تک پہنچانے کے لیے ان کا انٹرویو شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۔ بسمہ امجد (شہیدہ تنزیلہ امجد کی بیٹی)

سوال: آپ کی فیملی کی تحریک سے وابستگی کب ہوئی؟
جواب: ہمارے خاندان کی تحریک منہاج القرآن

سے ہمیشہ کے لیے نکل گئیں۔ وہاں سے ہم نانو کے گھر گئے وہاں پھوپھو اور نانو تیار تھیں۔ ماما نے پانی پیا پھوپھو نے ناشتہ کے لیے کہا تو ماما نے جواباً منع کر دیا۔ اس کے بعد ہم سب ماڈل ناؤن پہنچے۔ اس دن میری پھوپھو اور ماما بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔ میں نے ماما سے کہا کہ آپ ہر جگہ پرانا بیگ لے کر جاتی ہیں آج آپ نے نیا بیگ لیا ہے تو آئی نے کہا کہ کوئی بات نہیں پتہ نہیں آج ہمیں کتنی دیر ہو جائے۔

سوال: آپ کی ماما اور پھوپھو شہادت کے عظیم درجہ پر فائز ہوئی ہیں آپ اس حوالے سے کیا کہنا چاہیں گی؟
جواب: ماما بے شک شہادت کے ایک عظیم درجے پر فائز ہیں انہوں نے ہمت اور جواں مردی سے شہادت نوش کیا۔ مجھے یقین ہے کہ میری ماما اور پھوپھو ہمیں دیکھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ شہید زندہ ہیں اور انہیں مردہ نہیں کہنا چاہئے اور مجھے اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ میری والدہ شہیدہ انقلاب ہیں اور انہوں نے اس مصطفوی مشن کی خاطر جان قربان کی اور میرا یہ فخر ہمیشہ قائم رہے گا کہ میں تنزیلہ شہید کی بیٹی ہوں اور شازیہ شہید کی بھتیجی ہوں۔

۲۔ شہر بانو (شہید عمر صدیق کی بہن)

۱۔ آپ کی فیملی کی تحریک منہاج القرآن سے وابستگی کب ہوئی؟
تحریک منہاج القرآن سے وابستگی بہت پرانی سے ہے۔ یہ تو علم نہیں کہ کب سے ہم اس تحریک کے ساتھ منسلک ہیں کیونکہ جب سے نے ہوش سنبھالا ہے ہم تحریک منہاج القرآن کے ساتھ منسلک ہیں۔ ہمارے والدین اور ہم بہن بھائی اس تحریک کے ساتھ بہت محبت کرتے ہیں۔ ہمارے والد محترم منہاج القرآن کے ایک کارکن بھی ہیں اور کارکن ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو بھی احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۔ شہادت سے قبل کا دن اپنے بھائی کے ساتھ کیسے گزارا؟
بھائی کی شہادت سے پہلے کا دن بہت اچھا گزرا اس دن ہم سب بہن بھائی ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے

تھے۔ ہم لوگوں نے کبھی اتنی باتیں نہیں کی تھی جتنی اس دن کی تھی۔ سب بہت خوش تھے لیکن دوسری طرف دل میں عجیب سی اداسی بھی تھی۔ ہمارے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ کل ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نہیں ہوں گے۔ جس دن بھائی کی شہادت ہوئی تھی اسی رات ہمارے والد محترم مرکز میں تھے۔ والد محترم کے ساتھ بھائی بھی گئے تھے۔ صبح چھ بجے بھائی اور ابو جان آئے اور ناشتہ کیا پھر ابو جان کو کال آئی تو فوراً تیار ہونا شروع ہو گئے۔ بھائی نے ابو جی سے کہا: میں آپ کو اکیلے نہیں جانے دوں گا۔ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا، امی جان نے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں رکے۔ جب ابو جان جانے لگے تو بھائی امی جان کے پاس آگئے اور ہم سب سے مل کر امی کے سامنے رک گئے اور بولے امی جان مجھے اجازت دیں۔ امی جان نے بھائی کے سر پر پیار کیا اور بھائی، ابو جی کے ساتھ چلے گئے۔ بعد میں ہمارے بڑے بھائی اور ماموں بھی چلے گئے۔ ابھی دو یا تین گھنٹے گزرے ہی تھے کہ فون آ گیا کہ عمر بھائی کی شہادت ہو گئی ہے۔

۳۔ بحیثیت بھائی عمر صدیق شہید کی شخصیت کیسی تھی؟

عمر بھائی کی شخصیت بہت اچھی تھی ہر وقت وہ دوسروں کے کاموں میں مصروف رہتے تھے کبھی ابو جان کے ساتھ کبھی امی جان کے ساتھ کاموں میں ہاتھ بٹھاتے تھے اور ہمارے بھی سارے کام کرتے تھے۔ وہ اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ منہاج القرآن کی دیگر سرگرمیوں میں بھی ابو جان کے ساتھ جایا کرتے تھے ہر ایک سے پیار اور محبت کرتے تھے۔ ہر کوئی ان سے بہت خوش تھا وہ کسی سے بھی بدتمیزی نہیں کرتے تھے۔ کبھی بھی کسی کام کا انکار نہیں کرتے تھے۔ ان کو صرف ایک ہی فکر ہوتی تھی کہ انقلاب کیسے آئے گا جب بھائی کی شہادت ہوئی تو ابو جان نے کہا ”عمر بیٹا تم مجھ سے سوال کیا کرتے تھے کہ انقلاب کیسے آئے گا تو آپ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا اس طرح انقلاب آتا ہے۔ ہم سب کو فخر ہے کہ ہمارے بھائی نے اس عظیم مشن مصطفوی کے لیے شہادت دی۔ ☆☆☆☆☆

ضرورت سے زائد ہر چیز زہر ہے مولانا رومؒ

جس کی پرہیزگاری ختم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے

جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے

مرتبہ: ادیبہ شہزادی

- ☆ حضرت عمر بن خطابؓ کی 6 نصیحتیں ﴿
- ۱- جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب کم ہو جاتا ہے۔
 - ۲- جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اس کو ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں۔
 - ۳- جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔
 - ۴- جس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے۔
 - ۵- جس کی حیا ختم ہو جاتی ہے اس کی پرہیزگاری ختم ہو جاتی ہے۔
 - ۶- جس کی پرہیزگاری ختم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (حیاء الصحابہ جلد ۳: ص ۵۶۲)
- (منزہ ساجد قادری آزاد کشمیر)

﴿اقوال زریں﴾

- ☆ محبت رسولؐ کی جھلک اہل بیت سے محبت اور تعلق سے نمایاں ہوتی ہے اور اتباع رسولؐ کی عکاسی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع اور تعظیم و تکریم سے ہوتی ہے۔ ان دونوں کو یکجا کریں تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت اور
- ☆ اتباع کا تعلق نصیب ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر محمد طاہر القادری)
- ☆ مولانا رومی سے کسی نے پوچھا زہر کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہر وہ چیز جو ہماری ضرورت سے زیادہ ہو زہر ہے مثلاً قوت، اقتدار، دولت، بھوک، لالچ، محبت، نفرت۔
- ☆ آج کوئی جرات کے میدان میں قدم رکھتا ہے وہ امام حسینؑ کا پیروکار کہلاتا ہے۔ (ڈاکٹر محمد طاہر القادری)
- ☆ حضرت علیؑ: جب کسی پر بھروسہ کرو تو انتہائی حد تک کرو یا تو ایک اچھا دوست ملے گا یا ایک اچھا سبق مل جائے گا۔
- ☆ حضرت علیؑ نے فرمایا: جس زبان سے جھوٹ نکلتا بند ہو جائے، اس زبان سے نکلی ہوئی ہر دعا قبول ہو جاتی ہے۔
- ☆ اللہ دکھ بھری داستان کو بڑے دھیان سے سنتا ہے کچھ غم مٹا بھی دیتا ہے، کچھ الجھنیں سلجھا بھی دیتا ہے لیکن اگر سارے ہی غم سلجھ جائیں تو آدمی اور اس میں بات چیت بند ہو جاتی ہے۔ (بانو قدسیہ)
- ☆ نصیحت کیجئے مگر شرمندہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کا مقصد دستک دینا ہو دروازہ توڑنا نہیں۔
- ☆ غلطیاں نہیں کریں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ کون کون ہمارے گرنے کا انتظار کر رہا ہے۔ (راجہ بصری)
- (سعیدیہ نورین۔ عثمانوالہ)

- ۱۔ اچھی کتابیں بہترین دوست ہیں۔
- ۲۔ عیش پسندی سے بچو اللہ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے۔
- ۳۔ جو شخص تمہاری نظروں سے تمہاری ضرورت کو سمجھ نہیں سکتا اس سے کچھ مانگ کر خود کو شرمندہ نہ کرو۔
- ۴۔ جس نے کسی کو اکیلے میں نصیحت کی اس نے اسے سنوار دیا اور جس نے کسی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اسے مزید بگاڑ دیا۔
- ۵۔ اچھے انسان کی سب سے پہلی اور آخری نشانی یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی بھی عزت کرتا ہے جن سے اسے کسی قسم کے مفاد کی توقع نہیں ہوتی۔

شب قدر کا وظیفہ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسالت مآب ﷺ سے عرض کیا کہ شب قدر کا وظیفہ کیا ہونا چاہئے تو آپ ﷺ نے ان الفاظ کی تلقین فرمائی:

اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عني.

”اے اللہ! تو معاف کر دینے والا ہے اور معافی کو پسند فرمانے والا ہے۔ پس مجھے بھی معاف کر دے۔“ (اسلامی تربیتی نصاب، ص: ۵۹۸)

دہی بڑے

اجزاء:	دال چنا
۱ کلو	نمک
حسب ذائقہ	زیرہ
2 چمچ	دہی
1/2 کلو	آئل آگھی
حسب ضرورت	ترکیب:

دال کو چن کر تین گھنٹے کے لیے بھگو دیں پھر اس میں سے پانی نچوڑ کر گرینڈ کر لیں پھر اس میں زیرہ شامل کر کے ہاتھ سے بڑے بنا کر کڑاہی میں ڈالیں تیل اتنا ہو کہ بڑے تیل میں ڈوب جائیں جب براؤن ہو جائے تو دوسری طرف الٹادیں جب سارے بھلے بن جائیں تو دہی کو پھینٹ کر نمک حسب ذائقہ شامل کر کے دہی میں بڑے ڈال دیں خستہ اور خوش ذائقہ دہی بڑے تیار ہیں۔

☆☆☆☆☆

چار سبق آموز باتیں

حاتم الاصمؓ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے چار باتوں کا علم حاصل ہوا ہے میں عالم کے تمام علوم سے بے پروا ہو گیا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا وہ کون سی چار باتیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ایک یہ کہ میرا رزق مقرر ہو چکا ہے جس میں نہ کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی لہذا زیادہ کی خواہش سے بے نیاز ہوں۔

دوسری یہ کہ میں نے جان لیا ہے کہ خدا کا مجھ پر حق ہے جسے میرے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا لہذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں۔

تیسری یہ کہ میرا کوئی طالب ہے یعنی موت میری خواستگار ہے جس سے میں راہ فرار اختیار نہیں کر سکتا، لہذا میں نے اسے پہچان لیا ہے۔

اور چوتھی یہ کہ میں نے جان لیا ہے کہ میرا کوئی مالک ہے جو ہمہ وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اس سے شرم کرتا ہوں اور نافرمانیوں سے باز رہتا ہوں، بندہ جب اس سے باخبر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اسے شرم ہونا پڑے۔

غصہ ہمیشہ تنہا آتا ہے لیکن جاتے ہوئے اپنے

روحانی وظائف

وظیفہ برائے رغبت و ذوق عبادت

عبادت گذاری اور اس میں رغبت اور ذوق و شوق کے لئے یہ وظیفہ مفید اور موثر ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ﴿ وَلَا اَنَا عٰبِدُ مَا عٰبَدْتُمْ ﴿ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ﴿ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَاَلِیَّ دِیْنِ ﴿﴾

فضیلت: سورۃ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اس کی تلاوت سے شرک سے نجات نصیب ہوتی ہے اور توحید میں پختگی آتی ہے۔

✽ ۴۰ مرتبہ یا حسب ضرورت ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔

اول و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف اور ۱۱، ۱۱ مرتبہ استغفار پڑھیں۔

✽ اس وظیفہ کو کم از کم ۴۰ دن یا حسب ضرورت جاری رکھیں۔

وظیفہ برائے حصول قرب الہی: يَا رَافِعُ

فوائد و تاثیرات: اس وظیفہ کی برکت سے تو نگر اور مخلوق سے بے نیازی ملتی ہے اور مقربین کا درجہ عطا ہوتا ہے۔

عام معمول: اول و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

✽ اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

عبادت میں خشوع و خضوع اور تقویتِ ظاہر و باطن کے لئے وظیفہ: يَا قَادِرُ

فوائد و تاثیرات: اس اسم کو دو رکعت نماز کے بعد پڑھنے سے عبادت میں انہماک اور ظاہری و باطنی تقویت ملتی

ہے۔ دشمن پر فتح نصیب ہوتی ہے اور کام درنگی سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔

عام معمول: اول و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ کریں۔

✽ اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن، ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد طاہر القادری، الفیوضات الحمدیہ، ص: ۲۷۰، ۲۹۴، ۳۲۳)

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام عرفان الہدایہ سکالرز ٹریننگ کیمپ

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام مورخہ 2 تا 5 مئی 2018ء کو عرفان الہدایہ سکالرز ٹریننگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے سکالرز نے شرکت کی جبکہ محترم سعید رضا بغدادی، محترم غلام مرتضیٰ علوی، ڈاکٹر نیلہ اسحاق، مسز سعدیہ الماس نے موثر لیکچرز دیئے۔ کیمپ میں سکالرز کے سامنے ماڈل کلاسز بھی پیش کی گئیں۔ کیمپ کے آخری روز عرفان الہدایہ کے زیر اہتمام ماہ رمضان المبارک میں قرآن مجید سے جہی قلبی تعلق استوار کرنے اور معاشرتی مادیت پرستی کے فتنہ کا قرآنی تعلیمات سے قلع قمع کرنے کے لیے دورہ قرآن پروگرام کا افتتاح بھی کیا۔ افتتاحی تقریب میں چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور فضہ حسین قادری نے خصوصی شرکت کی ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنے خطاب میں کہا تحریک منہاج القرآن قرآن و سنت کا علم، امن، رواداری اور احترام آدمیت و تکریم انسانیت پر مبنی پیغام دنیا میں عام کر رہی ہے، سوشل میڈیا پر نوجوان طلباء و طالبات اسلام اور پاکستان کی آئیڈیالوجی پر ہونے والے مذموم حملوں کا دفاع بھی کریں اور اسلام کی سچی تعلیمات کے فروغ کیلئے اپنا اسلامی، ملی کردار ادا کریں۔ دین کے فروغ کیلئے بلا امتیاز رنگ و نسل، جنس اسلامی معاشرے کے ہر فرد کی یہ دینی، ملی، قومی، انسانی ذمہ داری ہے کہ وہ سوسائٹی کو پر امن بنانے اور کمزوروں کے حقوق کے تحفظ کیلئے اپنا اسلامی کردار ادا کرے انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ اور بنی نوع انسانیت کی بھلائی کیلئے قرآن و سنت سے بڑھ کر اور کوئی روشنی اور ذریعہ ہدایت نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ فروغ علم اور دینی علوم کے پرچار کیلئے سوشل میڈیا کا بھرپور استعمال کیا جائے، خارجی عناصر نوجوانوں کو فکری انتشار میں مبتلا کر رہے ہیں، ان کا مقابلہ ضروری ہے، اسلام کے حقیقی پیغام کو ہر ذی نفس تک پہنچانے کیلئے سوشل میڈیا کا مثبت اور موثر استعمال وقت کی ناگزیر ضرورت ہے، انہوں نے خواتین میں قرآنی علوم کے فروغ کیلئے عرفان الہدایہ پراجیکٹ کے اجراء پر جملہ خواتین عہد پداران اور سکالرز کو مبارکباد دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کی اس جدوجہد کو قبول کرے۔

محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے گفتگو کرتے ہوئے ویمن لیگ کی قرآن فہمی کے لیے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور کامیاب کیمپ پر مبارکباد پیش کی۔

تقریب میں عرفان الہدایہ پراجیکٹ کے حوالے سے ویمن لیگ کی مرکزی صدر فرح ناز نے پراجیکٹ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحریک منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں الہدایہ پراجیکٹ کے تحت دروس قرآن کا اہتمام کیا جا رہا ہے اور ان دروس میں بنیادی عقائد، امن پسندی اور رواداری پر مبنی موضوعات کو زیر بحث لایا جائیگا، قرآن فہمی کے اس ملک گیر پراجیکٹ کے حوالے سے انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ محترمہ افغان بابر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہدایات کے مطابق خواتین میں قرآنی علوم کو فروغ دینے کیلئے بطور خاص اس پراجیکٹ کا آغاز کیا گیا ہے۔

محترمہ کلثوم طفیل (کوآرڈینیٹر الہدایہ) نے اس کیمپ میں الہدایہ پراجیکٹ کے رمضان پروگرام کی پہلی، مارکیٹنگ اور فنڈز Generate کرنے کی حکمت عملی پر لیکچر دیا۔

محترمہ زینب ارشد (صدر MSM) نے الہدایہ پراجیکٹ کی مختلف شہروں میں نیٹ ورکنگ کے طریقہ کار پر خصوصی لیکچر دیا۔ محترمہ نسیم مشتاق (ڈائریکٹر الہدایہ) نے قرآن سکالرز کی اہمیت اور اس کی تیاری پر خصوصی بریفنگ دی۔ اس کے ساتھ الہدایہ پراجیکٹ کے پلیٹ فارم سے تیار ہونے والے لٹریچر اور سلیبس پر بریفنگ دی۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کا منہاج کالج برائے خواتین کا دورہ



جون 2018ء

ماہنامہ دختران اسلام لاہور

M o n t h l y

DUKHTARAN-E-ISLAM

JUNE-2018

L A H O R E

Regd CPL No.45

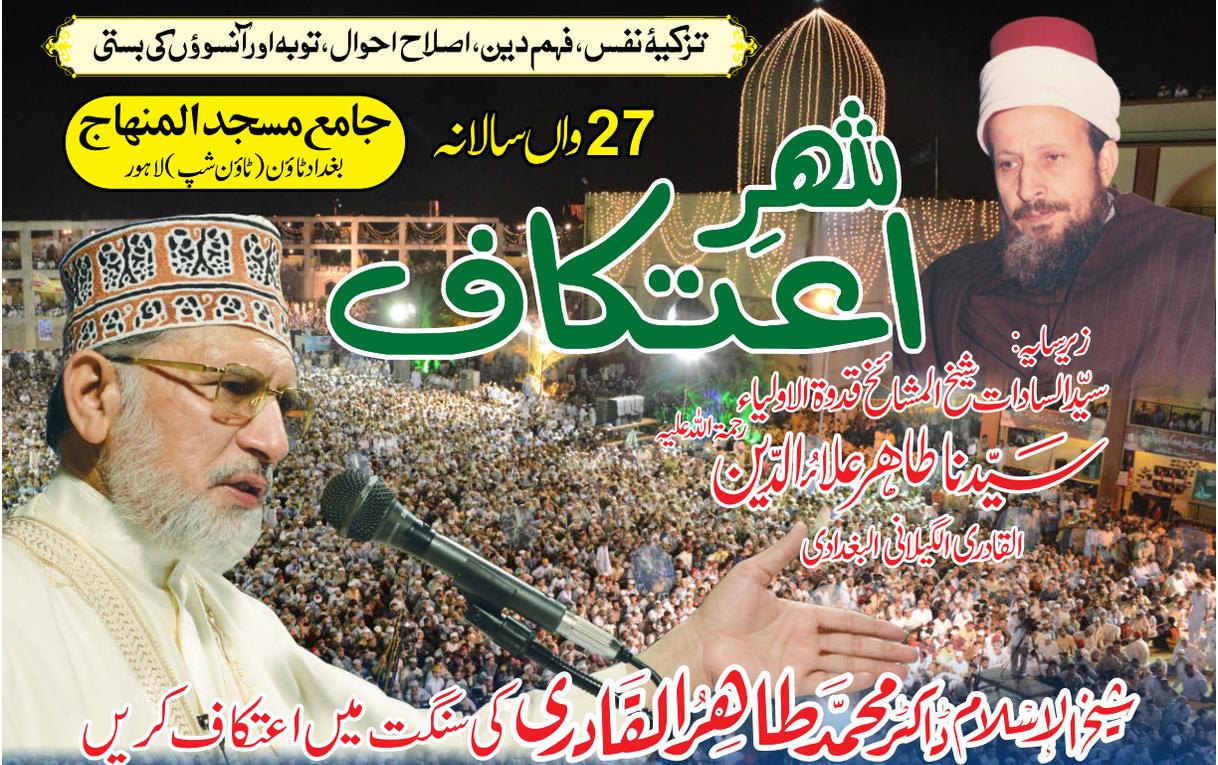
تزکیہ نفس، فہم دین، اصلاح احوال، توبہ اور آنسوؤں کی بستی

جامع مسجد المنہاج

بغداد ناؤن (ٹاؤن شپ) لاہور

27 واں سالانہ

اعتکاف



زیر صیغہ:
سید السادات شیخ المشائخ قدوة الاولیاء
رحمۃ اللہ علیہ
سیدنا طاہر عالم الدین
القادی الکیلانی البغدادی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سنگت میں اعتکاف کریں

خصوصی خطابات، فقہی نشستیں، تربیتی حلقے
محافل قرأت و نعت، مجالس ذکر خاتین کے لیے الگ اعتکاف گاہ کا انتظام
خصوصی وظائف

ڈاکٹر حسن محی الدین قادی
ڈاکٹر حسین محی الدین قادی

خصوصی
شرکت

27 ویں شبِ رمضان، لیلة القدر

پُر نور اور بابرکت ساعتوں کو سمیٹنے کی رات

عظیم الشان عالمی روحانی اجتماع

11 جون 2018
بروز سوموار

پروگرام
● قرأت ● نعت خوانی ● صلوة التبیح ● خطابات ● خصوصی دعا
ملک بھر سے نامور علماء و مشائخ اور قرآن و نعت خواں حضرات خصوصی شرکت کریں گے

Tel: 042-111-140-140
042-35163843
Cell: 0333-4244365
0315-3653651

مخانب: نظامت اجتماعات تحریک منہاج القرآن

TahirulQadri f TahirulQadri www.minhaj.org www.itikaf.com